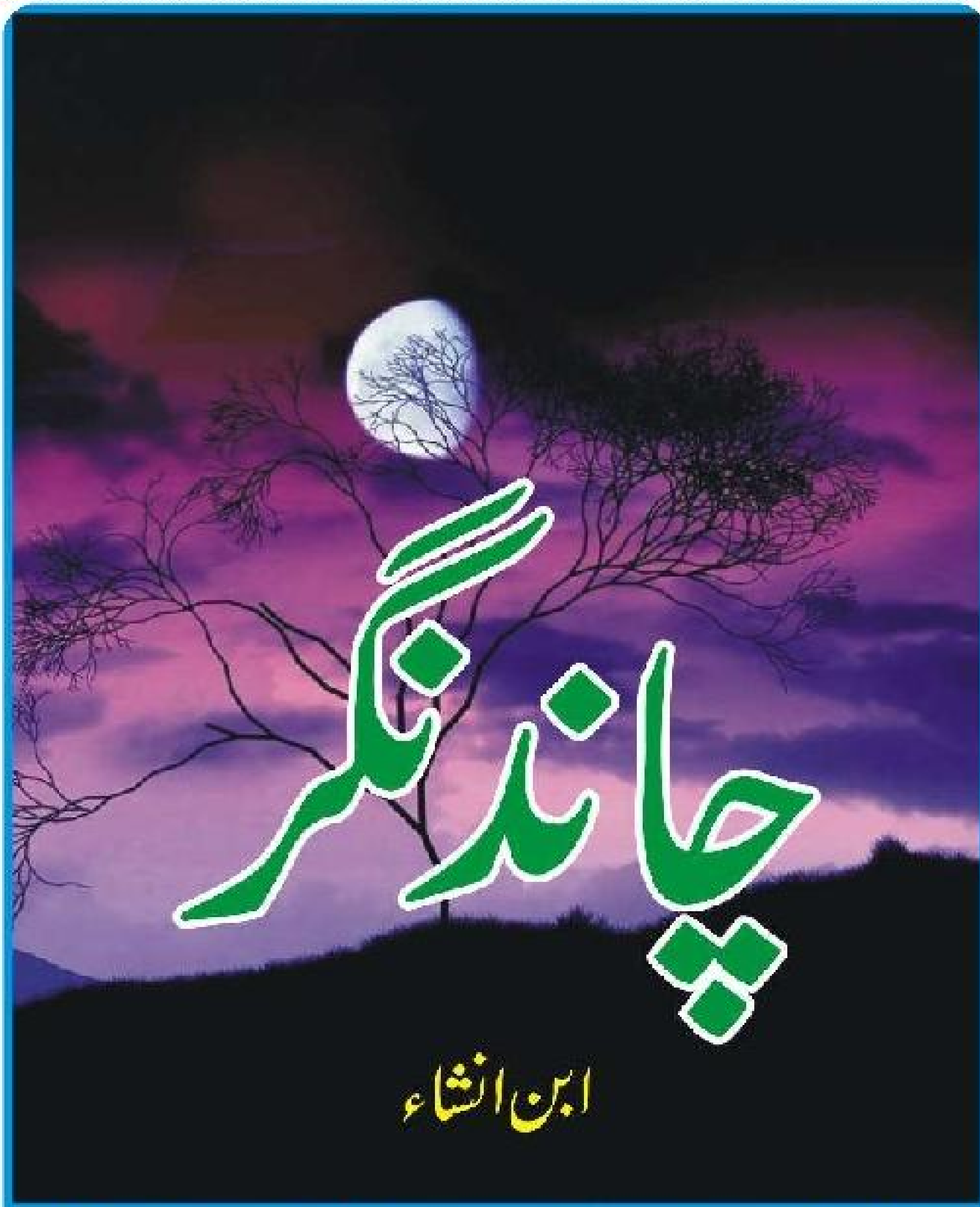

http://www.pakistanconnections.com/ebooks
www.kitaabpoint.blogspot.com

چاند نگر

شاعری

ابن انشاء

www.kitaabpoint.blogspot.com

چاند کے تمنائی

شہر دل کی گلیوں میں
شام سے بھٹکتے ہیں
چاند کے تمنائی
بے قرار سودائی
دل گداز تاریکی
جاں گداز تنہائی
روح و جاں کو ڈستی ہے
روح و جاں میں بستی ہے
شہر دل کی گلیوں میں
تاک شب کی بیلوں پر
شبنمیں سرشکوں کی
بے قرار لوگوں نے
بے شمار لوگوں نے
یادگار چھوڑی ہے
اتنی بات تھوڑی ہے

صد ہزار باتیں تھیں
حیلہ شکیبائی

www.kitaabpoint.blogspot.com

صورتوں کی زیبائی

قامتوں کی رعنائی

ان سیاہ راتوں میں

ایک بھی نہ یاد آئی

جا بجا بھٹکتے ہیں

کس کی راہ تکتے ہیں

چاند کے تمنائی

یہ نگر کبھی پہلے

اس قدر نہ ویراں تھا

کہنے والے کہتے ہیں

قریہ نگاراں تھا

خیر اپنے جینے کا

یہ بھی ایک ساماں تھا

آج دل میں ویرانی

ابر بن کے گھر آئی

آج دل کو کیا کہیے

باوفا نہ ہرجائی

پھر بھی لوگ دیوانے

آ گئے ہیں سمجھانے

اپنی وحشت دل کے

www.kitaabpoint.blogspot.com

بن لیے ہیں افسانے
خوش خیال دنیا نے
گرمیاں تو جاتی ہیں
وہ رتیں بھی آتی ہیں
جب ملول راتوں میں
دوستوں کی باتوں میں
جی نہ چین پائے گا
اور اوب جائے گا
آہٹوں سے گونجے گی
شہر دل کی پہنائی
اور چاند راتوں میں
چاندنی کے شیدائی
ہر بہانے نکلیں گے
آزمانے نکلیں گے
آرزو کی گیرائی
ڈھونڈنے کو رسوائی
سرد سرد راتوں کو
زرد چاند بخشے گا
بے حجاب تنہائی
شہر دل کی گلیوں میں

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com

اے متوالو! ناقوں والو!

اے متوالو! ناقو والو! دیتے ہو کچھ اس کا پتا
مسجد کے اندر مجنوں نامی ایک ہمارا بھائی تھا
آخر اس پر کیا کچھ بیتی' جانو تو احوال کہو
موت ملی یا لیلیٰ پائی' دیوانے کا مال کہو
عقل کی باتیں کہنے والے دوستوں نے اسے سمجھایا
اس کو تو لیکن چپ سی لگی تھی' نا بولا نہ باز آیا
خیر اب اس کی بات کو چھوڑو' دیوانا پھر دیوانا
جاتے جاتے ہم لوگوں کا ایک سندیسا لے جانا

آوارہ پھرنا چھوڑ کے منڈلی یاروں کی
دیکھ رہے ہیں دیکھنے والے انشا کا اب حال وہی
کیا اچھا خوش باش جواں تھا جانے کیوں بیمار ہوا
اٹھتے بیٹھتے میر کی بیتیں پڑھنا اس کا شعار ہوا
طور طریقہ اکھڑا اکھڑا چہرہ پیلا سخت ملول
راہ میں جیسے خاک پہ کوئی مسلا مسلا باغ کا پھول
شام سویرے بال بکھیرے بیٹھا بیٹھا روتا ہے
ناقوں والو! ان لوگوں کا عالم کیسا ہوتا ہے

www.kitaabpoint.blogspot.com

اپنا بھی وہ دوست تھا ہم بھی پاس اس کے بیٹھ آتے ہیں
ادھر ادھر کے قصے کہہ کے جے اس کا بہلاتے ہیں
اکھڑی اکھڑی بات کرے ہے بھول کے اگلا یارانا
کون ہو تم' کس کام سے آئے؟ ہم نے نہ تم کو پہچانا
جانے یہ کس نے چوٹ لگائی' جانے یہ کس کو پیار کرے
تمہی کہو ہم کس کو ڈھونڈیں آہیں کھینچے نام نہ لے
پیت میں ایسے جان سے یارو کتنے لوگ گزرتے ہیں
پیت میں ناحق مر نہیں جاتے' پیت تو سارے کرتے ہیں
اے متوالو ناقوں والو! نگری نگری جاتے ہو
کہیں جو اس کی جان کا بیری مل جائے یہ بات کہو
چاک گریباں اک دیوانہ پھرتا ہے حیراں حیراں
پتھر سے سر پھوڑ مرے گا دیوانے کو صبر کہاں
تم چاہو تو بستی چھوڑے تم چاہو تو دشت بسائے
تم چاہو تو کچھ دن جی لے دامن سی لے ہوش میں آئے
اے متوالو! ناقوں والو! ورنہ اک دن یہ ہو گا
تم لوگوں سے آتے جاتے پوچھیں گے انشا کا پتا

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com

یہ سرائے ہے

یہ سرائے ہے' یہاں کس کا ٹھکانا ڈھونڈو
یاں تو آتے ہیں مسافر' سو چلے جاتے ہیں

ہاں یہی نام تھا کچھ ایسا ہی چہرا مہرا
یاد پڑتا ہے کہ آیا تھا مسافر کوئی
سونے آنگن میں پھرا کرتا تھا تنہا تنہا
کتنی گہری تھی نگاہوں کی اداسی اس کی
لوگ کہتے تھے کہ ہو گا کوئی آسیب زدہ
ہم نے ایسی بھی کوئی بات نہ اس میں دیکھی

یہ بھی ہمت نہ ہوئی پاس بٹھا کے پوچھیں
دل یہ کہتا تھا کوئی درد کا مارا ہو گا
لوٹ آیا ہے جو آواز نہ اس کی پائی
جانے کس در پہ کسے جا کے پکارا ہو گا
یاں تو ہر چیز کی باتیں ہیں یہ جیتیں ماتیں
یہ بھی چاہت کے کسی کھیل میں ہارا ہو گا

www.kitaabpoint.blogspot.com

ایک تصویر تھی، کچھ آپ سے ملتی جلتی
ایک تحریر تھی، پر اس کا تو قصہ چھوڑو
چند غزلیں تھیں کہ لکھیں کبھی لکھ کر کاٹیں
شعر اچھے تھے جو سن لو تو کلیجہ تھامو
بس یہی مال مسافر کا تھا ہم نے دیکھا
جانے کس راہ میں کس شخص نے لوٹا اس کو

گزرا کرتے ہیں سلگتے ہوئے باقی ایام
لوگ جب آگ لگاتے ہیں بجھاتے بھی نہیں
اجنبی پیٹ کے ماروں سے کسی کو کیا کام
بستیوں والے کبھی ناز اٹھاتے بھی نہیں
چھین لیتے ہیں کسی شخص کے جی کا آرام
پھر بلاتے بھی نہیں، پاس بٹھاتے بھی نہیں

ایک دن صبح جو دیکھا تو سرائے میں نہ تھا
جانے کس دیس گیا ہے وہ دوانا، ڈھونڈو
ہم سے پوچھو تو نہ آئے گا وہ جانے والا
تم تو ناحق کو بھٹکنے کا بہانا ڈھونڈو
یاں تو آیا جو مسافر یونہی شب بھر ٹھہرا
یہ سرائے ہے، یہاں کس کا ٹھکانا ڈھونڈو

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com

کاتک کا چاند

چاند کب سے ہے سر شاخ صنوبر اٹکا
گھاس شبنم میں شرابور ہے شب ہے آدھی
بام سونا ہے کہاں ڈھونڈیں کسی کا چہرا
لوگ سمجھیں گے کہ بے ربط ہیں باتیں اپنی
شعر اگتے ہیں دکھی ذہن سے کونپل کونپل
کون موسم ہے کہ بھرپور ہیں غم کی بیلیں
دور پہنچے ہیں سرکتے ہوئے اودے بادل
چاند تنہا ہے اگر اس کی بلائیں لے لیں
دوستو جی کا عجب حال ہے لینا بڑھنا
چاندنی رات ہے کاتک کا مہینا ہو گا
میر مغفور کے اشعار نہ پیہم پڑھنا
جینے والوں کو ابھی اور بھی جینا ہو گا
چاند ٹھٹکا ہے سر شاخ صنوبر کب سے
کون سا چاند ہے کس رت کی ہیں راتیں لوگو
دھند اڑنے لگی بننے لگی کیا کیا چہرے
اچھی لگتی ہیں دوانوں کی سی باتیں لوگو
بھیگتی رات میں دبکا ہوا جھینگر بولا
کسمساتی کسی جھاڑی میں سے خوشبو لپکی

www.kitaabpoint.blogspot.com

کوئی کاکل، کوئی دامن، کوئی آنچل ہو گا
ایک دنیا تھی مگر ہم سے سمیٹی نہ گئی

یہ بڑا چاند، چمکتا ہوا چہرہ کھولے
بیٹھا رہتا ہے سر بام شبستاں شب کو
ہم تو اس شہر میں تنہا ہیں، ہمیں سے بولے
کون اس حسن کو دیکھے گا یہ اس سے پوچھو
سونی لگتی ہے سر شام یہ ساری دنیا
ان کے حجروں میں نہ در ہے نہ دریچہ کوئی
ان کی قسمت میں شب ماہ کو رونا کیسا
ان کے سینے میں نہ حسرت نہ تمنا کوئی

کس سے اس درد جدائی کی شکایت کہیے
یاں تو سینے میں نیتاں کا نیتاں ہو گا
کس سے اس دل کے اجڑنے کی حکایت کہیے
سننے والا بھی جو حیراں نہیں حیراں ہو گا
ایسی باتوں سے نہ کچھ بات بنے گی اپنی
سونی آنکھوں میں نراشا کا کھلے گا کاجل
خالی سپنوں سے نہ اوقات بنے گی اپنی
یہ شب ماہ کٹ جائے گی بے کل بے کل

www.kitaabpoint.blogspot.com

جی میں آتی ہے کہ کمرے میں بلا لیں اس کو
چاند کب سے ہے سر شاخ صنوبر اٹکا
رات اس کو بھی نکل جائے گی بولو بولو
بام پر اور نہ آئے گا کسی کا چہرا

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com

اے مرے سوچ نگر کی رانی

تجھ سے جو میں نے پیار کیا ہے' تیرے لیے نہیں اپنے لیے
وقت کی بے عنوان کہانی' کب تک بے عنوان رہے
اے مرے سوچ نگر کی رانی' اے مرے خلد خیال کی حور
اتنے دنوں جو میں گھلتا رہا ہوں تیرے بنا یونہی دور ہی دور
سوچ تو کیا پھل مجھ کو ملا' میں من سے گیا پھر تن سے گیا
شہر وطن میں اجنبی ٹھہرا' آخر شہر وطن سے گیا
روح کی پیاس بجھائی تھی پر یہاں ہونٹوں کی پیاس بھی بجھ نہ سکی
بچتے سنبھلتے بھی ایک سلگتا روگ بنی مرے جی کی لگی
دور کی بات نہ سوچ ابھی مرے ہات میں تو ذرا ہات تو دے
تجھ سے جو میں نے پیار کیا ہے' تیرے لیے نہیں اپنے لیے
باغ میں ہے ایک بیلے کا تختہ بھینی ہے اس بیلے کی سگندھ
اے کلیو کیوں اتنے دنوں تم رکھے رہیں اسے گود میں بند
کتنے ہی ہم سے روپ کے رسیا آئے یہاں اور چل بھی دیے
تم ہو کہ اتنے حسن کے ہوتے ایک نہ دامن تھام سکے
صحن چمن پر بھونروں کے بادل ایک ہی پل کو چھائیں گے
پھر نہ وہ جا کر لوٹ سکیں گے پھر نہ وہ جا کر آئیں گے
اے مرے سوچ نگر کی رانی وقت کی باتیں رنگ اور بو
ہر کوئی ساتھی کسی کا ڈھونڈے گل ہوں کہ بیلے میں ہوں کہ تو

www.kitaabpoint.blogspot.com

جو کچھ کہنا ہے ابھی کہہ لے جو کچھ سننا ہے سن لے
تجھ سے جو میں نے پیار کیا ہے، تیرے لیے نہیں اپنے لیے

دل کی نہ پوچھو کیا کچھ چاہے، دل کا تو پھیلا ہے دامن
گہت سے گال، غزل سی آنکھیں، ساعد سیمیں برگ دہن
جوڑے کے انہی پھولوں کو دیکھو کل کی سی ان میں باس کہاں
ایک اک تارا کرکے ڈوبی ماتھے کی طناز افشاں
سہنے کا دکھ سہہ نہ سکے ہم، کہنے کی باتیں کہہ نہ سکے
پاس ترے کبھی آ نہ سکے ہم دور بھی تجھ سے رہ نہ سکے
کس سے کہے اب روح کی پیتا، کس کو سنائے من کی بات
دور کی راہ، بھٹکتا راہی جیون رات گھنیری رات
ہونٹوں کی پیاس بجھائی ہے اب ترے جی کو یہ بات لگے نہ لگے
تجھ سے جو میں نے پیار کیا ہے، تیرے لیے نہیں اپنے لیے

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com

غم رائیگاں

پھر بہار آئی ہے پھر کلیوں نے مہکائے ہیں بن
لیکن اے یارو خزاں اچھی کہ سینے کی جلن؟
آج تو بھادوں کی برکھا ہو گئے آنکھوں کے نیر
صبح دم دیکھیں گے اجلا ہے کہ میلا پیرہن
چاند کن پیڑوں کی شاخوں میں الجھ کر رہ گیا
اس اندھیرے میں قیامت ہو چلی جی کی دکھن
اپنی راتوں کی فغاںؔ تیری صدائے پی کہاں
اے پپیہے اپنی قسمت میں کہاں پی کا ملن؟

کل بھی اندھیارے گھنیرے راستے تاریک تھے
کل بھی اس دامن کی دولت تھا غمِ دل کا غبار
کل بھی بجھ جاتے تھے جل اٹھتے تھے یادوں کے دیے
کل بھی دل پر ہاتھ جا پڑتا تھا یونہی بار بار
کل بھی آشفتہ تھی افتادہ تھی واماندہ امید
اپنے کانوں تک پہنچ پاتی نہ تھی اپنی پکار
لہریے بنتے تھے بیتابیے انجانے سے گیت
جھنجھنا اٹھتے تھے ہر جھونکے پہ غمگینی کے تار
لیکن اتنی بھی سہانی تھی کہاں داغوں کی سیر
جی بالکل ہی سکا اتنا مگر خود سے نفور

www.kitaabpoint.blogspot.com

آج تو جی کی لگی لینے لگی صدیوں کا بیر
چاند نکلا ہے کھلے انبر سے لیکن دور دور
بن کر پہنائی میں پھر چھائی ہے پھولوں کی سگندھ
آج تو ان کو بھی اس محفل میں لانا ہے ضرور
اوس میں بھیگا پپیہا سر پٹک کر سو گیا
اور تو تیرا نہیں تیرے ستاروں کا قصور

کارواں در کارواں سپنوں کو بسرائے ہوئے
لوگ تو جانے لگے انشا چلو تم بھی چلو
کب تلک اپنے کتاں سینے سے چمٹائے ہوئے
بے کفن لے کے پھرو گے چاندنی کی لاش کو
کون سے پی سے لگائی ہے امید بازدید
کون سے پی کے لیے بیتیں کہو غزلیں لکھو
چاند میلا ہے ستارے دور ہیں لمبی ہے رات
بیکراں ہے درد مجبوری کا ساگر دوستو

تم پہ تو بے نام جادو کر گئی کرنوں کی بات
لوٹ جائے گی مگر شب بھر چمک کی چاندنی
دل کی ہر دھڑکن کو دے جائے گی صدیوں کا ثبات
بے اماں بے مہر بے پروا ستمگر چاندنی
دن کو کس کلفت سے پہنچاتی ہے وحشت تا بہ شام
اور پھر کھولے ہے جو دکھڑوں کا دفتر چاندنی

www.kitaabpoint.blogspot.com

جانے کس کس آس کی پاداش ہیں اپنے نصیب
یعنی اکثر عشق، اکثر درد، اکثر چاندنی

سال آتے ہیں گزر جاتے ہیں رہتا ہے وہیں
بے شکن بستر کو مہکاتا ہوا کلیوں کا ڈھیر
ہم جو ہرجائی نہیں پھر کوئی ہرجائی نہیں
ایک اک سپنے میں اک مہوش ہے اور کتنا دلیر
یونہی بے پوچھے ہی در آتا ہے ہر تازہ خیال
یونہی ہر قامت کے اپنانے میں ہو جاتی ہے دیر
گونجتی ہیں من کی ویرانی میں کیا کیا آہٹیں
اور یوں ہر شام کی ہوتی ہے مشکل سے سویر

دل کی انگنائی کو گرماتی ہے ہر موسم کی دھوپ
کون جانے باغ میں اب کے ہے کس رت کا چلن
اتنے دامن، اتنے آنچل اتنے چہرے اتنے روپ
کون سی ان میں سے ہے اپنے خیالوں کی دلہن
آسماں ہے وادی انجم ہے تنہا چاند ہے
کوئی دیوانہ پس محمل رواں خود میں مگن
اور یاروں کو ابھی ضد ہے کہ اٹھ کے دیکھ لو
پھر بہار آئی ہے پھر کلیوں نے مہکائے ہیں بن

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com

ایسی راتیں بھی کئی گزری ہیں

کہاں گیا تھا گھڑی دو گھڑی میں لوٹ آیا
شبِ فراق کا تارا رکاب میں لایا
اداس شام ابھی کتنی رات باقی ہے

یہ آج کون سی تاریخ تھی مہینے کی
مہ تمام سر آسماں ابھر آیا
مہ تمام ابھی کتنی رات باقی ہے

سنو سنو وہ کسی دور کے محلے میں
ادائے خاص سے ہے پہریدار چلایا
کسی کا نام ابھی کتنی رات باقی ہے

وہ چرچ روڈ کے گھنٹے نے دو بجا بھی دیئے
وہ پھیل پھیل چلا نیم کا گھنا سایا
یہ صحن و بام ابھی کتنی رات باقی ہے

یہ کس کے پاؤں کی جھانجھن تھی، کس نفس کی سگندھ
یہ کس کے رخ کا اجالا ہوا تھا، کون آیا

www.kitaabpoint.blogspot.com

خیال خام ابھی کتنی رات باقی ہے

حریف مرحلہ ہفت خواں ہے منزل عشق
اسی طرح جو دل بے قرار بھر آیا
بہر مقامؑ ابھی کتنی رات باقی ہے

ستارۂ سر مشرق غبار رہ سے ملول
دیار دور سے یاں تک تو کس طرح آیا
بہ ایں خرامؑ ابھی کتنی رات باقی ہے

افق پہ غول بیاباں ہے یا سپیدۂ صبح
شب فراق تجھے یاں تلک تو پہنچایا
بہ اہتمامؑ ابھی کتنی رات باقی ہے

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com

لوگ پوچھیں گے

لوگ پوچھیں گے کیوں اداس ہو تم
اور جو دل میں آئے سو کہیو
یونہی ماحول کی گرانی ہے
دن خزاں کے ذرا اداس سے ہیں
کتنے بوجھل ہیں شام کے سائے
ان کی بابت خموش ہی رہیو
نام ان کا نہ درمیاں آئے
نام ان کا نہ درمیاں آئے
ان کی بابت خموش ہی رہیو
کتنے بوجھل ہیں شام کے سائے
دن خزاں کے ذرا اداس سے ہیں
یونہی ماحول کی گرانی ہے
اور جو دل میں آئے سو کہیو
لوگ پوچھیں گے کیوں اداس ہو تم؟

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com

سائے سے

کیوں مرے ساتھ ساتھ آتا ہے؟
میری منزل ہے بے نشاں ناداں
ساتھ میرا ترا کہاں ناداں

تھک گئے پاؤں پڑ گئے چھالے
منزلیں ٹمٹما رہی ہیں دور
بستیاں اور جا رہی ہیں دور

میں اکیلا چلوں گا اے سائے
کون عہد وفا نبھاتا ہے؟
کیوں مرے ساتھ ساتھ آتا ہے؟

تو ابھی جا ملے گا سایوں میں
میں کہاں جاؤں میں کہاں جاؤں
کس کی آغوش میں اماں پاؤں

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com

انتظار کی رات

اُمڈتے آتے ہیں شام کے سائے
دم بدم بڑھ رہی ہے تاریکی
ایک دنیا اداس ہے لیکن
کچھ سے کچھ سوچ کر دل وحشی
مسکرانے لگا ہے جانے کیوں؟
وہ چلا کارواں ستاروں کا
جھومتا ناچتا سوئے منزل
وہ افق کی جبیں دمک اٹھی
وہ فضا مسکرائی لیکن دل
ڈوبتا جا رہا ہے جانے کیوں

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com

وہ دریچے

کب سے اس چوک میں کھڑا ہوں میں
ان دریچوں کو تک رہا ہوں میں
ہائے کیا یاد آ گیا اے دوست
ذکر ہے پار سال کا اے دوست
بارہا سیر کے لیے جاتے
میں نے اس راہ سے گزرتے ہوئے
ایک مدقوق سا حسیں چہرہ
ان دریچوں سے جھانکتے دیکھا
کتنے موہوم ولولے جانے
ہر نظر میں تڑپ رہے ہوتے
جیسے کوئی خزاں زدہ پودا
ہو یہی سوچ سوچ کر جیتا
ہیں کوئی دن یہ انتظار کے دن
پھر پلٹ آئیں گے بہار کے دن
جا کے پردیس لوٹ آیا ہوں
اور اسی راہ سے گزرتا ہوں
لیکن اے دوست اب کبھی میں نے
یہ دریچے کھلے نہیں دیکھے

www.kitaabpoint.blogspot.com

حسن بیمار مرگیا شاید
سوچتا ہوں خزاں زدہ پودا
انتظار بہار کر نہ سکا
تھا بہاروں سے آشنا شاید

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com

اسی میں تو یہی کچھ ہوتا ہے
یہ خلش کہاں سے ہوتی

تو کہے جائے گا کب تک کہ ہوا کچھ بھی نہیں
اے دل اس درد کی سنتے ہیں دوا کچھ بھی نہیں
کس لیے چین سے محروم ہیں اپنے شب و روز
کچھ سمجھ میں نہیں آتا' بخدا کچھ بھی نہیں
مہرباں بھی ہیں' محبت بھی ہے ان کو ہم سے
لوگ کہتے ہیں مگر ہم کو پتا کچھ بھی نہیں
آزمائیں تو سہی جذب محبت انشا
ان کی نظروں میں چلو مان لیا کچھ بھی نہیں

دل و جانم بتو مشغول و نگاہم چپ و راست
تا نہ دانند حریفاں کہ تو منظور منی

اے تو کہ ترے حسن کا شہرہ ہے جہاں میں
کیوں عشق پہ احسان گوارا نہیں تجھ کو
یہ برہمی نشتر ہے ہماری رگ جاں میں
کیوں پاس کچھ اے دوست ہمارا نہیں تجھ کو

کچھ لطف شبانہ کی نہ خوشبو کی ہوس ہے

www.kitaabpoint.blogspot.com

ہم رنگ پرستوں کی جسارت پہ نہ جانا
اک لمحہ شیریں کا ہمیں لمس ہی بس ہے
اے غنچہ نو یافتہ پہلو نہ چرانا

ہم آہ بھریں نالہ کریں کچھ نہ کہیں تو
سب تیرے لیئے تجھ کو یقین آئے نہ آئے
یاروں نے کبھی کیفیت درد جو پوچھی
ہم نے انہیں برجستہ فسانے ہی سنائے
پر تم سے تو پوشیدہ نہیں اپنی حکایت
اس رشتہ نازک کو نہ الجھاؤ تو اچھا
اب اور بڑھاؤ نہ غم صبر طلب کو
اب پردۂ دوری سے نکل آؤ تو اچھا

کون آیا مرے پہلو میں یہ خواب آلودہ
زلف برہم کئے با چشم حجاب آلودہ

بالوں میں ترے شانہ بنیں انگلیاں میری
باہوں کو تری تکیہ رخسار بنایا
چپکے سے کبھی ڈوب گیا چاہ ذقن میں
زلفوں کو لبوں سے کبھی پلکوں سے لگایا

اس شب کی سحر برق بلا تھی کہ چھلاوا
اس رات نہ خستہ تھے نہ واماندہ ستارے

www.kitaabpoint.blogspot.com

رخسار ترے سینہ بریاں سے لگا کے
ہم سو نہ سکے کلفت ایام کے مارے
پھر سر پہ تھا خورشید حقیقت کا اجالا
پھر خواب پریشاں تھے خیالوں کی راہوں میں
تم تھے کہ تصور ہی سے آباد تھی دنیا
سرگوشیاں ہوتی ہی رہیں خواب گہوں میں

کچھ تجھ کو خبر ہے کہ غم نیم شبی میں
میں تیری عنایت کے سہارے ہی جیا تھا
وحشت کے بیاباں میں مری تشنہ لبی نے
انعام میں اک قطرۂ شبنم ہی پیا تھا

لیکن اسی قطرۂ شبنم کی طلب میں
امید سے محروم جہاں گرد تھا کب سے
اس کی بھی نظر میں تھی یہ دزدیدہ نگاہی
راہی کو گزرنا تھا مگر منزل شب سے
اب موت گوارا نہ ترا ہجر گوارا
ہم منتظر آدم فردا ہی رہیں گے
تو خوب سمجھتا ہے نگاہوں کی زباں کو
کہنے کو بہت کچھ ہے مگر کچھ نہ کہیں گے
دل کے ٹکڑوں کو بغل بیچ لیے پھرتا ہوں
کچھ علاج اس کا بھی اے شیشہ گراں ہے کہ نہیں

www.kitaabpoint.blogspot.com

تمہیں تعجب ہوا ہے شاید مجھے جو ہے عشق تم سے کیوں ہے
کہ تم سے بڑھ کے حسیں تو مجھ کو ہر ایک کوچے میں مل سکے گا
تم اپنے دل میں سمجھ رہے ہو یہ خام کاری ہے یا جنوں ہے
ذرا تغافل سے کام لو گے تو خود ہی میدان چھوڑ دے گا

ابھی یہ کل ہی کی بات ہے تم کو اس قدر تھا خیال میرا
کہ شاید اپنے پہ جبر کرکے بھی میری ہر بات مانتے تھے
ابھی یہ کل ہی کی بات ہے تم اداس لمحات نیم شب میں
مرے دل شیفتہ کی تسکیں کو حاصل زیست جانتے تھے

تو پھر یہ اپنا قصور مانو تمہی نے لمحات نیم شب میں
مرے دل درد مند کو ایک آرزوئے حیات بخشی
مجھے تو اس رات کی سحر کی نہ آرزو تھی نہ یہ خبر تھی
کہ اس سفینے کو غم کا ظلمات پار کرنا ہے لازمی بھی

میں دور رکھوں گا خود کو تم سے تمہارے گھر بھی نہ آؤں گا
مگر تم اپنی شفیق نظروں میں اجنبیت سمو سکو گے
اگر میں راتوں کو کاہش غم سے تا سحر جاگتا رہوں گا
تو اس قدر پاس رہ کے بھی مجھ سے اس قدر دور ہو سکو گے؟

مجھے تو منظور ہے یہ سب کچھ میں رو کے جی لوں سسک کے جی لوں
مگر مری ایسی زندگی پر تمہی کو شاید ملال ہو گا

نہ جانے کس کس شفیق دل پر یہ شاق گزرے گا میرا مرنا

www.kitaabpoint.blogspot.com

مرا مرض لادوا نہیں تھا، مگر یہ کس کو خیال ہو گا

ایک غزل مناسب حال

دل نے ہمارے بیٹھے کیسے کیسے روگ لگائے
تم نے کسی کا نام لیا اور آنکھوں میں اپنی آنسو آئے
جتنی زبانیں اتنے قصے اپنی اداسی کے کارن کے
لیکن لوگ ابھی تک یہ سادہ سی پہیلی بوجھ نہ پائے
عشق کیا ہے، کس سے کیا ہے، کب سے کیا ہے، کیسے کیا ہے؟
لوگوں کو اک بات ملی اپنے کو تو لیکن رونا آئے
راہ میں یونہی چلتے چلتے ان کا دامن تھام لیا تھا
ہم ان سے کچھ مانگیں چاہیں ہم سے تو یہ سوچا بھی نہ جائے
نجم سحر کے چہرے سے انشا اتنی بھی امیدیں نہ لگاؤ
ایسا بھی ہم نے دیکھا ہے اکثر رات کٹے اور صبح نہ آئے

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com

لو آج کی شب بھی سو چکے ہم

شام جدائی پھر لوٹ آئی سوئے ہوئے فتنوں کو جگایا
اک بے نام کسک کے ہاتھوں بات بات پر دل بھر آیا
آج بھی شاید ساتھ تمہارا منزل تک دیتا ہے ستارو
پہلے بھی ہم نے اکثر تم کو صبح کی وادی تک پہنچایا
آنکھ مچولی کھیلا کریں گے کب تک یہ راتوں کے دھندلکے
چاپ چاپ پر دل پوچھے گا یہ کون آیا یہ کون آیا
انشا جی پھر اتنے سویرے صبر کا دامن چھوڑ رہے ہو
پچھلی رات کا درد ابھی تک سینے سے مٹنے نہیں پایا

شعر لکھتے رہا کرو بیٹھے

دل درد میں گھلتا رہے یہ کس کو گوارا ہے
ہم کو تو مگر یارو یہ درد ہی پیارا ہے
امید کا ہر لمحہ اب وصل کا لمحہ ہے
جب دور کنارا ہو ہر موج کنارا ہے
اس زلف نے اپنے کو کیا کیا نہیں الجھایا
جس زلف کو خود ہم نے سو بار سنوارا ہے
وہ رات گئی انشا وہ بات گئی انشا
اب کس لیے جیتے ہو اب کس کا سہارا ہے

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com

انشا نے پھر عشق کیا

انشا نے پھر عشق کیا انشا صاحب دیوانے
اپنے بھی وہ دوست ہوئے ہم بھی چلیں گے سمجھانے

پیمان محبوب سے

اپنے کو ہم اس شہر میں رسوا نہ کریں گے
اب تک جو ہوا خیر اب ایسا نہ کریں گے
وعدہ ہے کہ اب اور جلائیں گے نہ جی کو
نقصان ہے اس میں تو یہ سودا نہ کریں گے
تا شام نہ ان کوچوں میں گھومیں گے پریشاں
تا صبح شب ماہ میں جاگا نہ کریں گے
ہر موڑ پہ ٹھٹکیں گے نہ دیوانوں کی صورت
ہر در پہ تجھے جا کے پکارا نہ کریں گے
لکھیں گے کسی اور ہی عنوان کی نظمیں
غزلوں میں بھی اس بات کا چرچا نہ کریں گے

باتیں اپنے دل کے ساتھ

وعدہ تو کیا ہے مگر ایفا نہ کریں گے
ایفا جو کریں گے کوئی اچھا نہ کریں گے
لوگوں سے چھپا لیں گے جو احوال ہے جی کا

www.kitaabpoint.blogspot.com

اپنے سے کسی بات میں دھوکا نہ کریں گے
اے دل ترے فرمانوں کو ٹالا ہے نہ ٹالیں
ان کی بھی ترے سامنے پروا نہ کریں گے
اس راہ کو ہم چھوڑ کے جائیں کسی جانب
آزردہ نہ ہو، ہم کبھی ایسا نہ کریں گے
لکھیں گے اسی ٹھاٹ سے نظمیں، کبھی غزلیں
ہاں آج سے لوگوں کو دکھایا نہ کریں گے

خطاب کسی دوست کا لوگوں سے

ہم نے نہ کہا تھا کہ وہ کیا کیا نہ کریں گے
ہاں صبر کی کہتے ہو تو انشا نہ کریں گے
بڑھ جائے گا آزار محبت ہے یہ لوگو
وہ ایک نظر دیکھ کے اچھا نہ کریں گے؟
ان سے یہ کہو ایسے دوانوں سے نہ الجھیں
سن لیں گے مگر آپ کا کہنا نہ کریں گے
سائل ہیں فقط ایک عنایت کی نظر کے
یہ اور کسی شے کا تقاضا نہ کریں گے
در سے نہ اٹھائیں وہ ضمانت پہ ہماری
رسوا ہیں مگر آپ کو رسوا نہ کریں گے

باب چہارم، درمسافرت

وہ جی میں کوئی بات جو لاتے ہیں عزیزو

www.kitaabpoint.blogspot.com

یہ سب نہ کریں گے چلو اچھا نہ کریں گے
تنہائی میں لے جائیں گے سمجھائیں گے دل کو
یہ مان بھی جائے گا یہ دعوے نہ کریں گے
اتنا ہے کہ چھوڑیں گے یہ دیوانوں کی صورت
ہم کل سے سر راہ بھی بیٹھا نہ کریں گے
ہو جائیں گے جا کر کہیں پردیس میں نوکر
یاں سال میں اک بار بھی آیا نہ کریں گے
اس شہر میں آئندہ نہ دیکھیں گے وہ ہم کو
کیا کیا نہ کیا عشق میں کیا کیا نہ کریں گے

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com

فروگزاشت

درد رسوا نہ تھا زمانے میں
دل کی تنہائیوں میں بستا تھا
حرف ناگفتہ تھا فسانہ دل
ایک دن جو انہیں خیال آیا
پوچھ بیٹھے اداس کیوں ہو تم
بس یونہی مسکرا کے میں نے کہا
دیکھتے دیکھتے سر مژگاں
ایک آنسو مگر ڈھلک آیا
عشق نورس تھا خادم کار تھا دل
بات کچھ بھی نہ تھی مگر ہمدم
اب محبت کا وہ نہیں عالم
آپ ہی آپ سوچتا ہوں میں
دل کو الزام دے رہا ہوں میں
درد بے وقت ہو گیا رسوا
ایک آنسو تھا پی لیا ہوتا
حسن محتاط ہو گیا اس دن
عشق توقیر کھو گیا اس دن
ہائے کیوں اتنا بے قرار تھا دل

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com

اداس رات کے آنگن میں

اداس رات کے آنگن میں رات کی رانی
مہک رہی ہے دل بے قرار بات تو سن
فلک پہ نکلا ہے پیلا دھلا دھلایا چاند
کہاں سے چل کے کہاں تک ہے دیکھ آیا چاند
کوئی خیال کوئی یاد آرزو کوئی
بڑے بہانے تھے جی کے گداز کرنے کو
مگر تو چپ ہے سر آغاز شام سے چپ ہے
شب اگست کے افسانہ خواں دھندلکے میں
چمک رہی ہے پڑی گھولتی ویرانی
اداس رات کے آنگن میں رات کی رانی
گھڑی کی سوئیاں پیہم خرام آمادہ
مگر مسافر شبؔ خستہ جان افتادہ
گزرتے وقت کی وادی میں ایک منزل پر
ٹھٹک گیا ہے غبار نجوم میں کھو کر
کہ ایک ریل کی سیٹی خموش مدھم سی
اجالتی ہے تمنا کی راہگزار بعید

سواد شہر کی بستی کا نیم شکستہ پل

www.kitaabpoint.blogspot.com

گئی بہار کی بے برگ و بار بیلوں میں
الجھ گیا ہے مگر پوچھیے تو بیگانہ

بجھا بجھا سا دیا کوئی جھلملاتا ہے
سواد شہر کی بستی کی خانقاہ کے پاس
کہ رفتگان رہ دور کا مجاور ہے
یہ رہگزار وہی جس سے ساربانوں کا
علی الصباح گزرتا ہے قافلہ کوئی
تمام رات پڑی کروٹیں بدلتی ہے
نہ جانے کس کے غم انتظار میں بے چین

بہت ملول بہت زرد ہو چلا ناگاہ
ابھی تو دیکھا تھا ہم نے دھلا دھلایا چاند
کہاں سے آیا ہے کیسا پیام لایا چاند
اجاڑ بستیوں ویران راستوں میں اداس
بھٹکنے والے کو اب بھی صدائیں آتی ہیں
گزرتے قدموں گلوگیر سرد آہوں کی
مگر مسافر شب کاروان رفتہ میں
کسی کو کس طرح آواز پا سے پہچانے
یہ لوگ اس کے لیے آشنا نہ بیگانے
گزر بھی جا تو ہماری طرف ٹھٹک کے نہ دیکھ

www.kitaabpoint.blogspot.com

گھلے ملے سے نقوش خفی کے ابر رواں
کہ وسعتیں ہیں سیہ آسماں کی بے پایاں

تو کون شہر وفا کا کوئی پیامی ہے؟
ترے جو دل میں کوئی داغ ناتمامی ہے
شب الست شب بے قرار کے مہتاب
شب دواز دھم کے ڈھلے دھلائے چاند
مرے عزیز کہیں اور جا کے دستک دے
کہ اس جوار کے لوگوں کو جانتا ہے تو
کہ یہ نواح کئی سال سے ہے کم آباد
رہا نہیں ہے محبت کے کام کا کوئی
نہیں یہاں نہیں انشا کے نام کا کوئی

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com

واپسی

بستیاں قریے گھوم چکے اب دشت کو لوٹیں بن کو چلیں
شام ہوئی آوارہ غزالو! آؤ کہ اپنے وطن کو چلیں
"تم اور ہم سے پیار کرو گے؟ جھوٹ ہے لو بھی بنجارو
بیچو گے بیوپار کرو گے تم سے دور بھلے پیارو
بیٹھا ہے وہ جو آگ جلائے کھوہ کے منہ پر چرواہا
وہ بھی ہے تیر کمان سجائے اس سے بھی ہم کو بچنا ہوا

پچھم میں جہاں پیڑ گھنے ہیں ان سے بھی لوگو دور ہی دور
ان میں وہ اپنی جان کے بیری چیتے باگھ چھپے ہیں ضرور
ہر کوئی دیکھ کے جال بچھائے ہر کوئی اٹھ کے وار کرے
بستیاں قریے گھوم چکے ہم کوئی نہ ہم سے پیار کرے
لائے تھے ہم اسے کس کو دکھانے لے چلیں دکھتے من کو چلیں
شام ہوی آوارہ غزالوں آؤ کہ اپنے وطن کو چلیں

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com

صبا کا ایک جھونکا

گلشن سے صبا کا ایک جھونکا
بیگانہ صفت گزر گیا ہے

شکلیں نہیں ذہن میں گلوں کی
باتیں نہیں یاد دوستوں کی
کرتے رہے لوگ کچھ اشارے
آتے رہے کاکلیں سنوارے
ہونٹوں پہ تبسموں کا جادو
آنکھوں میں عجیب شخص ہے تو
دل اجنبی اجنبی بیچارا
یہ حیرتوں حسرتوں کا مارا
بیٹھا رہا سوز سا جگائے
یعنی کوئی اس طرف نہ آئے
گلشن کا ہر اک نہاں چونکا
گلشن سے صبا کا ایک جھونکا
بیگانہ صفت گر گیا ہے

www.kitaabpoint.blogspot.com

دل کا ہے عجیب حال لوگو
آتا ہے تمہیں خیال لوگو

ایسے بھی ہیں مجد میں دوانے
رہتے ہیں جو عشق میں بھی سیانے
کہنے میں کبھی نہ جی کے آئیں
اپنے سے بھی آپ کو چھپائیں
دل میں تو ہزار آرزو ہے
ہونٹوں پہ کچھ اور گفتگو ہے
لوگوں نے کبھی جو حال پوچھا
کیسے ہو کہو سوال پوچھا
کہنا بھی آپ کی دعا ہے
بیگانہ صفت گزر گیا ہے
گلشن سے صبا کا ایک جھونکا

گلشن سے خراب لوٹ آئے
ہم نے تو یہ سال بھی گنوائے

گلشن تھا کہ قریہ نگاراں
اپنے یہ نصیب تھے نہ یاراں
کلیوں سے گلوں سے پیار کرتے

www.kitaabpoint.blogspot.com

وحشت کوئی اختیار کرتے
چٹکا کیا دل کا ایک گھاؤ
کلیوں نے بھی کہہ دیا کہ جاؤ
مانگو ہی نہیں تو تم کو کیا دیں
کافی ہیں تمہیں ہماری یادیں
جی میں تھا غبار حسرتوں کا
سینہ تھا مزار حسرتوں کا
گلشن سے صبا کا ایک جھونکا
بیگانہ صفت گزر گیا ہے

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com

ڈھلتی رات

ڈھلتی ہوئی رات کی خموشی
بستی کی فضا پہ چھا گئی ہے
ڈیوٹی ہے طویل سنتری کی
کتوں کو بھی نیند آ گئی ہے

گرجا کی گھڑی نے جھنجھنا کر
چپکے سے جو دو بجا دیے ہیں
لوگوں نے گرا لیے ہیں پردے
لوگوں نے دیے بجھا دیے ہیں

ہارا ہوا مارکٹ کا مزدور
ٹھیلے پہ دراز ہو گیا ہے
نالے ہی پہ اونگھتا ہے بیٹھا
پٹڑی ہی پہ پڑ کے سو گیا ہے

سگرٹ تک کی بند ہی دکانیں
سینما بھی اجڑ چکے ہیں سارے
اکا ہے نہ بس نہ گھوڑا گاڑی

www.kitaabpoint.blogspot.com

بوجھل ہیں قدم تھکن کے مارے

کونوں میں دبک گئی ہیں آخر
پردوں سے وہ جھانکتی نگاہیں
روزن ہیں تمام خالی خالی
جلوے نہ لگاوٹیں نہ آہیں

تاروں کی اداس اداس پلکیں
کہتی ہیں انہیں بھی کچھ ہوا ہے
کیسے بھلا سوئیں آنکھ جھپکیں
اب چاند جو سر پہ آ گیا ہے

ہم سے تو اسے غرض نہ ہو گی
جانے یہ کسے بلا رہی ہے
گونجی ہے کہیں پہ کوئی سیٹی
کس شہر کی ریل جا رہی ہے

سگنل کے دیے کی ایک چشمک
کہتی ہے ہزار ہا کتھائیں
ہم کو بھی قرار کی طلب ہے
کس در پہ چلیں کسے جگائیں

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com

پچھلے پہر کے سناٹے میں

پچھلے پہر کے سناٹے میں
کس کی سسکی کس کا نالہ
کمرے کی خاموش فضا میں در آیا ہے

زور ہوا کا ٹوٹ چکا ہے
کھلے دریچے کی جالی سے
ننھی ننھی بوندیں چھن کر
سب کونوں میں پھیل گئی ہیں
اور مرے اشکوں سے
ان کے ہاتھ کا تکیہ بھیگ گیا ہے
کتنی ظالم
کتنی گہری تاریکی ہے
کھلا دریچہ تھر تھر تھر تھر کانپ رہا ہے
بھیگی مٹی سوندھی خوشبو چھوڑ رہی ہے
اودے بادل
کالے ابر کی جھیلوں میں ڈوب گئے ہیں
کس کے رخساروں کی لرزش دیکھ رہا ہوں
کس کی زلفوں کی شکنوں سے کھیل رہا ہوں

www.kitaabpoint.blogspot.com

چپکے چپکے لیٹے لیٹے سوچ رہا ہوں
پچھلے پہر کا سناٹا ہے
کس کی سسکی کس کا نالہ
کمرے کی خاموش فضا میں در آیا ہے

گھنے درختوں میں پروا کی سیٹی گونجی
دور کنوؤں میں قیدی روحیں چیخ رہی ہیں
کونوں میں دبکے ہوئے جھینگر چلاتے ہیں
محرابوں سے بھوتوں کے سر ٹکراتے ہیں
قلعے کے ایک برج کے اندر
ایک پری (شیلاٹ) کی رانی
خندق کے ان دیکھے پانی کی گہرائی
اندیشے کے بالشتوں سے ماپ رہی ہے

ماضی کی ڈیوڑھی کی چلمن
کھلے دریچے کی جالی سے
چھن چھن آئیں
روپ کی جوت حنا کی لالی گل کی یادیں
سوندھی خوشبو ٹھنڈی بوندیں
کل کے باسی آنسو جن سے
فردا کے بالیں کا پروا بھیگ رہا ہے

www.kitaabpoint.blogspot.com

سحر زدہ محبوس حسینہ
سپنوں کے شیلاٹ کی رانی
آئینوں میں حسن شکستہ دیکھ رہی ہے
کتنے چہرے ٹوٹے ٹوٹے
پہچانے ان پہچانے سے
آگے پیچھے آگے پیچھے بھاگ رہے ہیں
قلعے کے آسیب کی صورت
کس کی سسکی کس کا نالہ
کمرے کی خاموش فضا میں در آیا ہے

بچھڑے لوگو پیارے لوگو
چاہیں بھی تو نام تمہارے جان سکیں گے؟
کیسے مانیں تم کو ہمارے
جی لینے کی مر لینے کی
خوشی ہوئی، افسوس ہوا ہے
تم کیا جانو
کس کے ہاتھ کا تکیہ
کس کے گرم اشکوں سے بھیگ رہا ہے
کھلے دریچے کی جالی سے چمٹی آنکھو
اک لمحے کے کوندے میں تم
کن کن اجنبی چیزوں کو پہچان سکو گی

www.kitaabpoint.blogspot.com

جیون کھیل میں ہارے لوگو
بچھڑے لوگو پیارے لوگو
برکھا کی لمبی راتوں میں
کمرے کی خاموش فضا میں
پچھلے پہر کے سناٹے میں
روتے روتے جاگنے والے

ہم لوگوں کو سو لینے دو
اور سویرا ہو لینے دو

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com

خزاں کی ایک شام

شام ہوئی پردیسی پنچھی گھر کو بھاگے
دل اپنا ہم کھول کے رکھیں کس کے آگے
پت جھڑ تو نے کس کس کو حیران کیا ہے
باغ سے پھول اور پھول سے بھونرا چھین لیا ہے
بھیڑیں کیوں کھیتوں کے چکر کاٹ رہی ہیں؟
مینڈوں سے اڑتی مٹی کو چاٹ رہی ہیں؟
پچھوا تو نے اپنی سوندھی باس گنوائی
آج سے میں نے اگلی رت کی آس گنوائی
پودے تو کیوں سوکھ رہا ہے زرد ہوا ہے
اس جنگل میں جینے سے جی سرد ہوا ہے
سپنوں کی پریوں کے آنچل چوم رہے ہیں
ہم بھی چپ چاپ تنہا تنہا گھوم رہے ہیں
کیسے اجڑی بستیوں کو آباد کرو گے
لوگو کل تم ہم لوگوں کو یاد کرو گے
دل اپنا ہم کھول کے رکھیں کس کے آگے
شام ہوئی پردیسی پنچھی گھر کو بھاگے

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com

چل سو چل

جس دن کی رہ دیکھی انشا اتنے برسوں آج اور کل
وہ دن آیا بیت گیا من پھر بھی رہا بوجھل بوجھل
پھاگن آئے ساون آئے اس دھرتی کا حال وہی
گدلا انبر اجڑی کھیتی پھلواری میں پھول نہ پھل
کس کو بتائیں من میں ہمارے مات کے گھاؤ کیسے ہیں
آج کہ اک دنیا کی نظر میں ایک ہمیں ہم ہیں پاگل
ٹوٹا سا ہس دھندلی بیٹا ریت کے تودے گام بہ گام
وقت کا کوڑا سڑ سڑ سڑ سڑ چیخ رہا ہے چل سو چل
آج تو اپنی ایک ڈگر ہے اپنے سبھی یاروں سے جدا
اپنا جہاں اپنا ہی جہاں ہے یا جادو کا گنگ محل
اس رت میں تو اور بھی اجڑی لگتی ہے من کی بگیا
کمھلائے سبھی گل بوٹے آشا کی لتا نینوں کے کمل
باغ نے کتنی کلیاں کھوئیں بستی تک پہنچی خوشبو
آنکھ سے کتنے نیر بہے ہیں دامن تک پہنچا کاجل
عقل نے سودا اور کیا ہے گھاٹا کھا اور مول گنوا
بنجارے اس راہ کو چھوڑ اے بنجارے اس پینٹھ سے چل
یعنی اس بازار میں دل کو اک انٹی میں بیچ دیا
اس یوسف کے دل کی کامنا ہوتی تھی اس طور سپھل

www.kitaabpoint.blogspot.com

شہر جنوں سے دشت جنوں تک کتنی مسافت تھی انشا
ایک ہمیں لوٹ آئے ہیں ورنہ یار گئے سب دور نکل

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com

سرائے

نگر پرایا چیت مہینا سونی رات سرائے
دیواروں پر میلے میلے پھیلے پھیلے سائے
آنے والی کل کا چھلاوا لپک جھپک دکھلائے
کیا کیا سوانگ رچائے

گھڑی کی سوئی، صدیاں بیت چکیں تو ایک بجائے
آس کی بیل نہایت نربل چھایا سے شرمائے
اندھا دیپک متوالی پروا کے تھپیڑے کھائے
کانپ کانپ رہ جائے

نیلم نیل آکاش پہ اپنا پیلا جال بچھائے
مگھم مگھم سندیسوں سے اپنے پاس بلائے
چنچل چندا دور دور سے دیکھے اور مسکائے
لیکن ہاتھ نہ آئے

دل پر سوچ پرائی بیرن رہ رہ چوٹ لگائے
ناحق تم نے منزل منزل پتھ پتھ دیپ جلائے
چار کوٹ وہی گھور اندھیارا چار کوٹ انیائے
دن دن بڑھتا جائے

گھوں گھوں گھوں گھوں چرخی گھومے پہیہ شور مچائے
شپ شپ شپ شپ پٹوں میں لپٹی قسمت چکر کھائے

www.kitaabpoint.blogspot.com

کہیں تو چکی موٹا پیسے میدا کہیں بنائے
اور کہیں تھم جائے
ٹ ٹ ٹ ٹ بیل کی جوڑی گھومے سیس جھکائے
ہل کی نوک لکیریں کھینچے لیکھ کے بھید بتائے
ہلواہا جہاں صبح سے تھا شام کو جب ستائے
وہیں ستارے پائے
پھر زہری بمبار فضا پر جھپٹے اور غرائے
پورب دیس دھوئیں کا بادل آگ پڑا برسائے
پچھم کے گدھوں کے لشکر آئے پرے جمائے
لاشوں پر منڈلائے
کبھی عقاب کبھی سوستیکا اک آئے اک جائے
جنگ کا لو کا گھر کھیتی کھلیان پڑا جھلسائے
کہیں تو بے رت ہولی کھیلے کہیں بسنت منائے
روپ انوپ دکھائے
کال کے کالے کالے راچھس چار کوٹ میں چھائے
انتڑیوں میں بھوک کی کرچیں جہاں تہاں ہرجائے
گوداموں پر خونی پہرے کھوے سے کھوا ملائے
سنگینیں چمکائے
شہر کا قاضی فتوے چھاپے گلی گلی پھیلائے
موڑ موڑ پر دکھیا گوری یاد کے دیپ جلائے
سوچ رہی ہے اتنے دن میں کتنے پاپ کمائے

www.kitaabpoint.blogspot.com

کس کو گنتی آئے

ہم جاگیر قلم کی لے کر کیا کھوئے کیا پائے
شبد منوہر بول کٹیلے رمزیں اور کنائے
سب غزلوں کے کہنے والے کو یوں نے اپنائے

اپنے ہاتھ نہ آئے

پیت کی میٹھی باتیں چھوڑیں' چھوڑیں اور پچھتائے
دھرتی کے بیٹوں کی پتاؤں کے آلھے گائے
چوروں کی مانند بندھی مشکوں میں پکڑے آئے

دیوانے کہلائے

یاروں کا ایک اک غول چھنا چھن جیبوں کو چھنکائے
ان لوگوں نے چاکریوں میں سستے ٹکے کمائے
انشا جیسے ایک بار بھٹکے تو ہوئے پرائے

کوئی نہ دھوکا کھائے

نگر پرایا چیت مہینا سونی رات سرائے
دیواروں پر میلے میلے چھیلے چھیلے سائے
آنے والی کل کا چھلاوا لپک جھپک دکھلائے

یارو کوئی اپائے

یارو کوئی اپائے

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com

دل سی چیز کے گاہک ہوں گے

دل سی چیز کے گاہک ہوں گے دو یا ایک ہزار کے بیچ
انشا جی کیا مال لیے بیٹھے ہو تم بازار کے بیچ

پینا پلانا عین گنہ ہے جی کا لگانا عین ہوس
آپ کی باتیں سب سچی ہیں لیکن بھری بہار کے بیچ

اے سخیو اے خوش نظرو یک گونہ کرم خیرات کرو
نعرہ زناں کچھ لوگ پھریں ہیں صبح سے شہر نگار کے بیچ

خار و خس و خاشاک تو جانیں ایک تجھی کو خبر نہ ملے
اے گل خوبی ہم تو عبث بدنام ہوئے گلزار کے بیچ

منت قاصد کون اٹھائے شکوہ درباں کون کرے
نامہ شوق غزل کی صورت چھپنے کو دو اخبار کے بیچ

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com

لوگ ہلال شام سے بڑھ کر

لوگ ہلال شام سے بڑھ کر پل میں ماہ تمام ہوئے
ہم ہر برج میں گھٹتے گھٹتے صبح تلک گمنام ہوئے

ان لوگوں کی بات کرو جو عشق میں خوش انجام ہوئے
نجد میں قیس یہاں پر انشا خوار ہوئے ناکام ہوئے

کس کا چمکتا چہرا لائیں کس سورج سے مانگیں دھوپ
گھور اندھیرا چھا جاتا ہے خلوت دل میں شام ہوئے

ایک سے ایک جنوں کا مارا اس بستی میں رہتا ہے
ایک ہمیں ہوشیار تھے یارو ایک ہمیں بدنام ہوئے

شوق کی آگ نفس کی گرمی گھٹتے گھٹتے سرد نہ ہو
چاہ کی راہ دکھا کر تم تو وقف دریچہ و بام ہوئے

ان سے بہار و باغ کی باتیں کرکے جی کو دکھانا کیا
جن کو ایک زمانہ گزرا کنج قفس میں رام ہوئے

www.kitaabpoint.blogspot.com

انشا صاحب پو پھٹتی ہے تارے ڈوبے صبح ہوئی
بات تمہاری مان کے ہم تو شب بھر بے آرام ہوئے

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com

ہم رات بہت روئے

ہم رات بہت روئے بہت آہ و فغاں کی
دل درد سے بوجھل ہو تو پھر نیند کہاں کی

سر زانو پہ رکھے ہوئے کیا سوچ رہی ہو
کچھ بات سمجھتی ہو محبت زدگاں کی

تم میری طرف دیکھ کے چپ ہو سی گئی تھیں
وہ ساعت خوش وقت نشاط گزراں کی

اک دن یہ سمجھتے تھے کہ پایان تمنا
اک رات ہے مہتاب کے ایام جواں کی

اب اور ہی اوقات ہے اے جان تمنا
ہم نالہ کشاں بے گنہاں غم زدگاں کی

اس گھر کی کھلی چھت پہ چمکتے ہوئے تارو
کہتے ہو کبھی بات وہاں جا کے یہاں کی

www.kitaabpoint.blogspot.com

برگشتہ ہوا ہم سے یہ مہتاب تو پیارو
بس بات سنی راہ چلا کاہکشاں کی

اللہ کرے میر کا جنت میں مکاں ہو
مرحوم نے ہر بات ہماری ہی بیاں کی

پڑھتے ہیں شب و روز اسی شخص کی غزلیں
غزلیں کہ حکایت ہیں ہم دل زدگاں کی

تم چرخ چہارم کے ستارے ہوئے لوگو
تاراج کرو زندگیاں اہل جہاں کی

اچھا ہمیں بنتے ہوئے مٹے ہوئے دیکھو
ہم موج گریزاں ہی سہی آب رواں کی

انشا سے ملو اس سے نہ روکیں گے ولیکن
اس سے یہ ملاقات نکالی ہے کہاں کی

مشہور ہے ہر بزم میں اس شخص کا سودا
باتیں ہیں بہت شہر میں بدنام میاں کی

www.kitaabpoint.blogspot.com

اے دوستو اے دوستو اے درد نصیبو
گلیوں میں چلو سیر کریں شہر بتاں کی

ہم جائیں کسی سمت کسی چوک پہ ٹھہریں
کہیو نہ کوئی بات کسی سود و زیاں کی

انشا کی غزل سن لو پہ رنجور نہ ہونا
دیوانہ ہے دیوانے نے اک بات بیاں کی

ہوتا ہے یہی عشق میں ہنجار سبھی کا
باتیں یہی دیکھی ہیں محبت زدگاں کی

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com

اور تو کوئی بس نہ چلے گا

اور تو کوئی بس نہ چلے گا ہجر کے درد کے ماروں کا
صبح کا ہونا دو بھر کر دیں رستہ روک ستاروں کا

جھوٹے سکوں میں بھی اٹھا دیتے ہیں یہ اکثر سچا مال
شکلیں دیکھ کے سودے کرنا کام ہے ان بنجاروں کا

اپنی زباں سے کچھ نہ کہیں گے چپ ہی رہیں گے عاشق لوگ
تم سے اتو اتنا ہو سکتا ہے پوچھو حال بچاروں کا

جس جپسی کا ذکر ہے تم سے دل کو اسی کی کھوج رہی
یوں تو ہمارے شہر میں اکثر میلہ لگا نگاروں کا

ایک ذرا سی بات تھی جس کا چرچا پہنچا گلی گلی
ہم گمناموں نے پھر بھی احسان نہ مانا یاروں کا

درد کا کہنا چیخ ہی اٹھو دل کا کہنا' وضع نبھاؤ
سب کچھ سہنا چپ چپ رہنا کام ہے عزت داروں کا

www.kitaabpoint.blogspot.com

انشا جی اب اجنبیوں میں چین سے باقی عمر کٹے
جن کی خاطر بستی چھوڑی نام نہ لو ان پیاروں کا

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com

پیٹ کے روگی سب کچھ بوجھے

پیٹ کے روگی سب کچھ بوجھے سب کچھ جانے ہوتے ہیں
ان لوگوں کے اینٹ نہ مارو کہاں دِوانے ہوتے ہیں

آہیں ان کی امڈتے بادل آنسو ان کے ابر مطیر
دشت میں ان کو باغ لگانے شہر بسانے ہوتے ہیں

ہم نہ کہیں گے آپ ہیں پیٹ کے دشمن من کے کٹھور مگر
آ ملنے کے نا ملنے کے لاکھ بہانے ہوتے ہیں

اپنے سے پہلے دشت میں رہتے کوہ سے نہریں لاتے تھے
ہم نے بھی عشق کیا ہے لوگو سب افسانے ہوتے ہیں

انشا جی چھبیس برس کے ہو کے یہ باتیں کرتے ہو
انشا جی اس عمر کے لوگ تو بڑے سیانے ہوتے ہیں

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com

خوب ہمارا ساتھ نبھایا

خوب ہمارا ساتھ نبھایا' بیچ بھنور کے چھوڑا ہات
ہم کو ڈبو کر خود ساحل پر جا نکلے ہو اچھی بات

شام سے لے کر پو پھٹنے تک کتنی رتیں بدلتی ہیں
آس کی کلیاں یاس کی پت جھڑ صبح کے اشکوں کی برسات

اپنا کام تو سمجھانا ہے اے دل رشتے جوڑ کہ توڑ
ہجر کی راتیں لاکھوں کروڑوں وصل کے لمحے پانچ کہ سات

ہم سے ہمارا عشق نہ چھینو حسن کی ہم کو بھیک نہ دو
تم لوگوں کے دور ٹھکانے ہم لوگوں کی کیا اوقات

روگ تمہارا اور ہے انشا بیدوں سے کیوں چھل کرو
درد کے سودے کرنے والے درد سے پا سکتے ہیں نجات؟

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com

ان کا دعویٰ ان کی عدالت

ان کا دعویٰ ان کی عدالت اور انہی کی تعزیرات
ان کا دوست زمانہ سارا' اپنا دوست خدا کی ذات

اے یارو اس فصل میں اپنا جوش جنوں رسوا نہ کرو
گلشن گلشن خاک اڑتی ہے پھول نہ غنچے ڈال نہ پات

مہر و مروت میں وہ ہمارے پتھر کے بت اچھے تھے
آئے تھے اب لوٹ چلے ہیں حضرت یزداں تسلیمات

آپ ہی آپ پٹے جاتے ہیں اپنے پیادے اپنے فیل
ہم کیوں کھیلیں اس بازی میں ہاتھ ہمارے جیت نہ مات

ہم نے یہ مانا اک انٹی میں یوسف کنعاں ملتا ہے
وقت کے بوسیدہ چرخے پر امیدوں کا سوت نہ کات

انشا صاحب صبح ہوئی ہے اٹھو جی اب کوچ کرو
اس منزل پر قافلے والے رکتے ہیں بس رات کی رات

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com

ساون بھادوں ساٹھ ہی دن ہیں

ساون بھادوں ساٹھ ہی دن ہیں پھر وہ رت کی بات کہاں
اپنے اشک مسلسل برسیں اپنی سی برسات کہاں

چاند نے کیا کیا منزل کر لی نکلا چمکا ڈوب گیا
ہم جو آنکھ جھپک لیں سو لیں اے دل ہم کو رات کہاں

پیت کا کاروبار بہت ہے اب تو اور بھی پھیل چلا
اور جو کام جہاں کے دیکھیں فرصت دیں حالات کہاں

قیس کا نام سنا ہی ہو گا ہم سے بھی ملاقات کرو
عشق و جنوں کی منزل مشکل سب کی یہ اوقات کہاں

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com

ہم ان سے اگر مل بیٹھتے ہیں

ہم ان سے اگر مل بیٹھتے ہیں کیا دوش ہمارا ہوتا ہے
کچھ اپنی جسارت ہوتی ہے کچھ ان کا اشارہ ہوتا ہے

کٹنے لگیں راتیں آنکھوں میں، دیکھا نہیں پلکوں پر اکثر
یا شام غریباں کا جگنو یا صبح کا تارا ہوتا ہے

ہم دل کو لیے ہر دیس پھرے اس جنس کے گاہک مل نہ سکے
اے بنجارو ہم لوگ چلے ہم کو تو خسارا ہوتا ہے

دفتر سے اٹھے کیفے میں گئے کچھ شعر کہے کچھ کافی پی
پوچھو جو معاش کا انشاء جی یوں اپنا گزارا ہوتا ہے

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com

زمیں پہ سبزہ لہک رہا ہے

زمیں پہ سبزہ لہک رہا ہے فلک پہ بادل دھواں دھواں ہے
مگر جو دل کے مزاج پوچھو ہمارے دل کا عجب سماں ہے

درون سینہ غم جدائی کا داغ ہے اور کہاں کہاں ہے
اگر یہی بخت عاشقاں ہے فغاں ہے اے دوستو فغاں ہے

خراب دل کی خراب باتیں اداس دن بے قرار راتیں
جو درد ہے درد جانستاں ہے جو سوز ہے سوز رائیگاں ہے

میں تیری مانند وسعت دہر میں اکیلا سا پھر رہا ہوں
فضائے صحرا کے ابر پارے کہیں پہ منزل کا بھی نشاں ہے

نہ قافلہ چاند کا ہویدا نہ منزل نور صبح پیدا
وہی گزرگاہ کہکشاں ہے وہی غبار ستارگاں ہے

نہ ایسے آنے کی آرزو تھی نہ ایسے جانا ہماری خو تھی
ہمارے دل کی بھی آبرو تھی مگر وہ پہلا سا دل کہاں ہے

www.kitaabpoint.blogspot.com

تم اس پہ حیراں ہو خوش خیالو پرانے وقت کے مجد والو
وگرنہ ہم کو بھی کچھ گماں ہے، وگرنہ اپنی بھی داستاں ہے

نہ ان کے چہرے کی دھوپ دیکھی نہ ان کے آنچل کی چھاؤں پائی
رتوں سے محروم جا رہے ہیں عجب نصیب بلا کشاں ہے

تم اپنے انشا کی راہ و منزل کو جانتے ہو پھر اس سے مطلب
وہ تنہا تنہا رواں دواں ہے کہ ہمرہ اہل کارواں ہے

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com

سانحہ ہم پہ یہ پہلا ہے

سانحہ ہم پہ یہ پہلا ہے مری جاں کوئی
ایسے دامن سے ملاتا ہے گریباں کوئی

قیس صاحب کا تو اس غم میں عجب حال ہوا
اپنے رستے میں نہ پڑتا ہو بیاباں کوئی

ہم نے اپنے کو بہت دیر سنبھالا ہوتا
آ ہی نکلے اگر آنسو سرِ مژگاں کوئی

یارو اس درد محبت کی دوا بتلاؤ
ڈھونڈ لیں گے غمِ دوراں کا تو درماں کوئی

یک نظر دیکھنا رم کرنا ہوا ہو جانا
ان سے چھوٹی ہے بھلا خوئے غزالاں کوئی

ہم کسی سمت بھی نکلے ہوں وہیں جا نکلیں
ہم سے بھولی ہے رہ کوچہ جاناں کوئی

www.kitaabpoint.blogspot.com

اب تری یاد میں روئیں گے نہ حیراں ہوں گے
ان سے پیماں ہے کوئی دل سے ہے پیماں کوئی

سونی راتوں میں سر بستر خواب راحت
بیٹھا رہتا ہے کسی بات پہ گریاں کوئی

بھیگی شاموں میں کھلے صحن میں تنہا تنہا
بیقرارانہ ہی دیکھا ہے خراماں کوئی

دوستو دوستو اس شخص کو جا کر سمجھاؤ
اپنے انشا کے سنبھلنے کا بھی ساماں کوئی

یہ بھی ہم لوگوں کی وحشت پہ ہنسا کرتا تھا
آیا اس خانہ ویراں میں بھی مہماں کوئی

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com

یوں تو وحشت جذو رطبیعت

یوں تو وحشت جزو طبیعت' ربط انہی کم لوگوں سے
اب تو برس دن بعد بھی انشا ملتے نہیں ہم لوگوں سے

کیوں تجھے ضد ہے وضع نبھائیں' چاند نہ دیکھیں عید کریں
چھپ نہ سکے گا اے دل بریاں دیدۂ پرنم لوگوں سے

کیا ہوا خشت اٹھا دے ماری یا سر دامن نوچ لیا
تم تو دیوانے اس کے بہانے ہو چلے برہم لوگوں سے

عشق کریں تو جنوں کی تہمت دور رہیں تو تو ناراض
اب یہ بتا ہم تجھ سے نبھائیں یا دل محرم لوگوں سے

◆◆◆

ہم جنگل کے جوگی ہم کو

ہم جنگل کے جوگی ہم کو ایک جگہ آرام کہاں
آج یہاں کل اور نگر میں صبح کہاں اور شام کہاں

ہم سے بھی پیت کی بات کرو کچھ ہم سے بھی لوگو پیار کرو
تم تو پشیماں ہو بھی سکو گے ہم کو یہاں پہ دوام کہاں

سانجھ سمے کچھ تارے نکلے پل بھر چمکے ڈوب گئے
انبر انبر ڈھونڈ رہا ہے اب انہیں ماہ تمام کہاں

دل پہ جو بیتے سہہ لیتے ہیں اپنی زباں میں کہہ لیتے ہیں
انشا جی ہم لوگ کہاں اور میر کا رنگ کلام کہاں

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com

ہمیں تم پہ گمان وحشت تھا

ہمیں تم پہ گمان وحشت تھا ہم لوگوں کو رسوا کیا تم نے
ابھی فصل گلوں کی نہیں گزری، کیوں دامن چاک سیا تم نے

اس شہر کے لوگ بڑے ہی سخی، بڑا مان کریں درویشوں کا
پر تم سے تو اتنے برہم ہیں کیا آن کے مانگ لیا تم نے

کن راہوں سے ہو کر آئی ہو کس گل کا سندیسہ لائی ہو
ہم باغ میں خوش خوش بیٹھے تھے کیا کر دیا آ کے صبا تم نے

غم عشق میں کاری دوا نہ دعا، یہ ہے روگ کٹھن یہ ہے درد برا
ہم کرتے جو اپنے سے ہو سکتا، کبھی ہم سے بھی کچھ نہ کہا تم نے

وہ جو قیس غریب تھے ان کا جنوں سبھی کہتے ہیں ہم سے رہا ہے فزوں
ہمیں دیکھ کے ہنس تو دیا تم نے کبھی دیکھے ہیں اہل وفا تم نے

اب رہرو ماندہ سے کچھ نہ کہو یونہی شاد رہو آباد رہو
بڑی دیر سے یاد کیا تم نے بڑی دور سے دی ہے صدا تم نے

www.kitaabpoint.blogspot.com

اک بات کہیں گے انشا جی تمہیں ریختہ کہتے عمر ہوئی
تم ایک جہان کا علم پڑھے کوئی میر سا شعر کہا تم نے

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com

جنگل جنگل شوق سے گھومو

جنگل جنگل شوق سے گھومو دشت کی سیر مدام کرو
انشا جی ہم پاس بھی لیکن رات کی رات قیام کرو

اشکوں سے اپنے دل کی حکایت دامن پر ارقام کرو
عشق میں جب یہی کام ہے یار وِلے کے خدا کا نام کرو

کب سے کھڑے ہیں بر میں خراج عشق لیے سر راہگذار
ایک نظر سے سادہ رخو ہم سادہ دلوں کو غلام کرو

دل کی متاع تو لوٹ رہے ہو جن کی دی ہے زکات کبھی
روز حساب قریب ہے لوگو کچھ تو ثواب کا کام کرو

میر سے بیعت کی ہے تو انشا میر کی تبعت بھی ہے ضرور
شام کو رو رو صبح کرو اب، صبح کو رو رو شام کرو

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com

دل کس کے تصور میں جانے

دل کس کے تصور میں جانے راتوں کو پریشاں ہوتا ہے
یہ حسن طلب کی بات نہیں ہوتا ہے مری جاں ہوتا ہے

ہم تیری سکھائی منطق سے اپنے کو تو سمجھا لیتے ہیں
اک خار کھٹکتا رہتا ہے سینے میں جو پنہاں ہوتا ہے

پھر ان کی گلی میں پہنچے گا' پھر سہو کا سجدہ کر لے گا
اس دل پہ بھروسا کون کرے ہر روز مسلماں ہوتا ہے

وہ درد کہ اس نے چھین لیا وہ درد کہ اس کی بخشش تھا
تنہائی کی راتوں میں انشا اب بھی مرا مہماں ہوتا ہے

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com

دل کا تھا چاک مگر پہنچایا

دل کا تھا چاک مگر پہنچایا تا بہ گریباں انشا نے
دشت میں جا اک شہر بسایا بے سر و ساماں انشا نے

قیس کی سنت مجد وفا میں پھر اس شخص نے زندہ کی
ہم کو بھی پہلے یقیں نہیں آیا انشا نے ہاں انشا نے

پھر کوئی یاد پرانی جاگی، پھر کسی درد نے چٹکی لی
پھر ہمیں دیوانے نے بلایا چلتے ہیں یاراں انشا نے

ایک سے ایک انوکھا تیکھا دنیا میں غم تو ہزاروں تھے
کیوں تجھے تنہا جی میں بسایا اے غم جاناں انشا نے

اہلا

سہلا

جلو میں آتا ہے جو کچھ آنے دے
عشق کو ہے اب ڈھال بنایا گردش دوراں انشا نے

www.kitaabpoint.blogspot.com

دل کے سنبھلنے کی کوئی صورت لازم ہے یہاں کچھ بھی نہیں
اپنے کو جب سے یہ روگ لگایا کر لیا حیراں انشا نے

اب اسے دنیا وحشی و رسوا خوار و پریشاں کچھ بھی کہے
عشق کیا اور کر کے نبھایا عشق کے شایاں انشا نے

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com

پیت کرنا تو ہم سے نبھانا سجن

پیت کرنا تو ہم سے نبھانا سجن ہم نے پہلے ہی دن تھا کہا نا سجن
تم ہی مجبور ہو' ہم ہی مختار ہیں' خیر مانا سجن یہ بھی مانا سجن

اب جو ہونے کے قصے سبھی ہو چکے تم ہمیں کھو چکے ہم تمہیں کھو چکے
آگے دل کی نہ باتوں میں آنا سجن' کہ یہ دل ہے سدا کا دوانا سجن

یہ بھی سچ ہے نہ کچھ بات جی کی بنی' سونی راتوں میں دیکھا کئے چاندنی
پر یہ سودا ہے ہم کو پرانا سجن اور جینے کا اپنے بہانا سجن

شہر کے لوگ اچھے ہیں ہمدرد ہیں پر ہماری سنو ہم جہاں گرد ہیں
داغ دل نہ کسی کو دکھانا سجن یہ زمانا نہیں وہ زمانا سجن

اس کو مدت ہوئی صبر کرتے ہوئے آج کوئے وفا سے گزرتے ہوئے
پوچھ کر اس گدا کا ٹھکانا سجن اپنے انشا کو بھی دیکھ آنا سجن

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com

کبھی ان کے ملن کی آشا نے

کبھی ان کے ملن کی آشا نے اک جوت جگا دی تھی من میں
اب من کا اجالا سنو لایا' پھر شام ہے من کے آنگن میں

جی گھلتا ہے آنسو ڈھلتے ہیں ہر نیر میں دیپ سے جلتے ہیں
اس برکھا سے جی کی آگ بجھے یہ تو اور بھی بھڑکے ساون میں

چلو انشا کے پاس چلیں بیٹھیں سنیں گیت منوہر پریم بھرے
جنہیں سن لیں تو من کو مسوس مریں سبھی گوپیاں گوکل کے بن میں

یہ چھیل چھبیلا کون پھرے اس متھرا کی نگری میں سکھیو
سبھی باتیں کہ اپنے شیام میں تھیں اب دیکھ لو اس من موہن میں

سبھی بول مدھر سبھی نین سجل' کن گلیوں میں تم ہمیں لے آئے
اس من کو نہ لوگو بھٹکاؤ' یہ من ہے کسی کے بندھن میں

ہر شکل کا روپ نہیں ہوتا' ہر روپ کو نام نہیں دیتے
کچھ شکلیں ہیں اپنی آنکھوں میں کچھ روپ ہیں من کے درپن میں

www.kitaabpoint.blogspot.com

کبھی من کے اجنتا میں آؤ' وہ مورتیں تم کو دکھلائیں
وہ صورتیں تم کو دکھلائیں ہم کھو گئے جن کے درشن میں

ہر ایک پہ نظریں اٹھتی تھیں' ہر ایک پہ جی کو مچلنا تھا
اس شہر میں روپ کا کال نہیں' کچھ اور ہے اپنے ساجن میں

یا بن میں چکارے ملتے ہیں یا پیت کے مارے ملتے ہیں
کچھ پورب میں کچھ پچھم میں کچھ اتر میں کچھ دکھن میں

شہروں میں پھرے سنیاس لیے جنتا کو جگت بھگوان کہے
انشا سا کوئی رمتا دیکھا کہنے کو ہیں جوگی ہر بن میں

کس واسطے ٹھیٹ بنے رہیے ذرا رنگ بدل کے غزل کہیے
یہ جو اردو زبان ہماری ہے سو رنگ ہیں اس کے دامن میں

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com

اس حسن کے نام پہ یاد آئے

اس حسن کے نام پہ یاد آئے سب منظر فیض کی نظموں کے
وہی رنگ حنا، وہی بند قبا، وہی پھول کھلے پیراہن میں

کچھ وہ جنہیں ہم سے نسبت تھی ان کوچوں میں آن آباد ہوئے
کچھ عرش پہ تارے کہلائے کچھ پھول بنے جا گلشن میں

ہم لوگوں کے آنے سے پہلے بھی تم لوگ ادھر سے گزرتے تھے
کبھی پھول بھی دیکھے غرفوں میں کبھی قوس قزح کسی چلمن میں

یوں کرنے کو عشق پہ قید نہیں سب کرتے ہیں اچھا کرتے ہیں
پر ہم سے بہت بھی نہیں گزرے، کچھ لوگ تھے مصر و مدائن میں

ہم ان سے جو مل کر دور ہوئے، کچھ خوش ہوئے کچھ رنجور ہوئے
اب دل کا ٹھکانا مشکل ہے ہاں جان رہے گی ایمن میں

تم لوگوں نے چاند بجھا ڈالا، شب ماہ کا لطف گنوا ڈالا
اب لاکھ چراغ جلاتے پھرو ہر راستے پہ ہر روزن میں

www.kitaabpoint.blogspot.com

کبھی میر فقیر کی بیتوں سے کبھی غزل سے انشا صاحب کی
ان برہ کی بے کل راتوں میں ہم جوت جگاتے ہیں من میں

◆◆◆

بغداد کی ایک رات

سند باد آج تو ہمراہ مجھے بھی لے چل
دل جو بہلا تو خیالوں ہی میں اپنا بہلا
میں ترے ساتھ زمانے کی نظروں سے اوجھل
لے کے چلتا ہوں خیالوں کا سفینہ اپنا
جا ہی نکلیں گے کسی شہر میں ہم آج نہ کل

شور و غل شہر کا مدھم ہوا پھر ڈوب گیا
آج بستی سے بہت دور نکل آیا ہوں
ظلمت شام نے دھندلا دیے دشت و دریا
سوچتا ہوں کہ سرایے کو ابھی لوٹ چلوں

یا اسی ساحت ویراں کے کسی گوشے میں
سرد بالو کو بنائے ہوئے بستر اپنا
آج کی رات گزاروں کہیں بیٹھے بیٹھے
شہر و صحرا میں مسافر کے لیے فرق ہی کیا؟

خواب آلود ہے دجلہ کے سوا حل کا جہاں
پھیلے جاتے ہیں پر اسرار دھندلکے ہر سو
خنکیاں وسعت صحرا میں ہوئیں بال فشاں
سوندھی سوندھی سی یہ آتی ہے کہاں سے خوشبو

www.kitaabpoint.blogspot.com

سطح دجلہ پہ کوئی محملہ کوئی
شام کی دھند میں لپٹا ہوا ہولے ہولے
شہر کی سمت بڑھا جاتا ہے لیکن چپ چاپ
جیسے خاموشی صحرا سے الجھتے ذرے

پرلے ساحل پہ مچھیروں کی کسی بستی میں
جاگتے جاتے ہیں مٹی کے تنک تاب دیے
کوئی دم جاگ کے تھک جائیں گے سو جائیں گے
کون اس رات کو پایان سحر تک پہنچائے

زرد رو چاند تھکے ہارے مسافر کی طرح
منزل دور کی راہوں کے تصور سے اداس
مطلع شرق سے ابھرا ہے پریشاں حیراں
دشت ویراں میں کھجوروں کے کسی جھنڈ کے پاس

اور کسی مرقد بشکستہ کے گنبد میں کہیں
دوش و امروز کی گردش کا ستایا ہوا بوم
آل برمک بنی عباس کے نوحے گاتا
یک بیک کس لیے چپ ہو گیا کس کو معلوم
اک عجب کیفیت خواب مسلط ہے یہاں
شور ماتم ہے کسی سمت نہ شادی کا خروش
اپنی دنیائے کشاکش کو میسر ہیں کہاں

www.kitaabpoint.blogspot.com

خنکی شام میں بھیگے ہوئے لمحات خموش

دن مشقت میں کٹیں؛ راتیں ستارے گنتے
صبحیں آئیں غم تازہ کے سندیسے لے کر
روح بے مہری اوقات کا محور ہی رہے
جانے کب تک ہے یہی سلسلہ شام و سحر

شاہزادوں ہی کی جاگیریں ہیں سارے انعام
اپنی قسمت ہے فقط خار کشی محرومی
کچھ اسی دور میں دیکھا ہے یہ رنگ ایام
زندگی پہلے زمانوں میں تو دشوار نہ تھی

ہائے کیا دن تھے میسر تھا ہر انساں کو فراغ
لوگ با شوکت شاہانہ جیا کرتے تھے
سب کی جیبوں میں ہوا کرتے تھے جادو کے چراغ
جن سبھی کام سرانجام دیا کرتے تھے

حکم ملتے ہی بنا دیتے تھے بگڑی ہوئی بات
عیش جاوید میں آنے نہیں پاتا تھا خلل
لا کے پہلو میں بچھا دیتے تھے محبوب کی سیج
رات کی رات میں چن دیتے تھے مرمر کے محل

خضر و الیاس خلاؤں سے ٹپک پڑتے تھے
آیا کرتا تھا کڑا وقت کسی پر جو کبھی

www.kitaabpoint.blogspot.com

جی میں آئی تو ہوئے دیدۂ حیراں سے الوپ
سیر کی شہپر شہ رخ پہ زمانے بھر کی

پیٹ بھوکا تھا کوئی اور نہ برہنہ کوئی جسم
کس کو مزدوری و محنت کی پریشانی تھی
قاضی ایں ہمہ حاجات تھا سم سم کا طلسم
باد آور خزانوں کی فراوانی تھی

ہم نے دیکھا ہے مچھیروں نے جو ڈالا کبھی جال
دجلہ سے عہد سلیماں کے خزینے نکلے
اپنی تقدیر پہ کورا نہ بھروسے کے طفیل
کتنے حمال سر بام امارت پہنچے

دیکھتے دیکھتے افلاس لکڑ ہاروں کا
شوکت و شان وزارت میں بدل جاتا ہے
اسم اعظم کی کرامت تھی جہانگیر ایسی
سایہ ادبار کا اک آن میں ٹل جاتا ہے

شہر میں آئے گجر دم جو مسافر کوئی
لوگ اسے شہر کا سلطان بنا لیتے تھے
تاج رکھتے تھے سر فرق بصد عجز و نیاز
اپنا آقا بہ دل و جان بنا لیتے تھے

بادشہ زادیاں قدموں میں بچھی رہتی تھیں

www.kitaabpoint.blogspot.com

دور از دست نہ تھے قاف کی حوروں کے پرے
اپنے محلوں میں چھپا لیتی تھیں لا کر پریاں
ابن آدم جو اکیلے میں کہیں مل جائے

اپنا یہ عالم بے رنگ بھی عالم ہے کوئی
آؤ کچھ دیر انہی خوابوں کے جزیروں میں چلیں
ڈھونڈیں بغداد کہن سال کی گلیوں میں سکوں
ارض افسانہ پہ جادو کے کھٹولے میں اڑیں

کتنی شب بیت گئی دجلہ کی ساکن موجو
آدھی بجتی ہیکہ ہے پچھلے پہر کا ہنگام
کشت انجم سے گزرتا ہوا مغرب کی طرف
منزلیں طے کئے جاتا ہے مہ ست خرام

چادر خواب میں لپٹا ہے جہان موجود
الف لیلہ کے فسانوں کا جہاں ہے آباد
شہر رومان کے ہنگاموں کا عالم ہے وہی
پھر وہی شور خلائق ہے بسوق و بازار

پھر انہی رندوں کے جرمٹ ہیں خرابات کے گرد
کہنہ حجروں میں کھنکتے ہیں وہی جام و سبو
قصر شاہی کے جھروکوں میں پریشاں ہیں ادھر
ماہ رخسار کنیزوں کے گھنیرے گیسو

www.kitaabpoint.blogspot.com

شور نغمہ ہے زبیدہ کے شبستاں میں بند
عود و عنبر کا تعطر ہے فضا میں ساری
سونے ایوانوں میں پائل کے چھناکے گونجے
چھم چھما چھم، چھما چھم، رقص ہوا ہے جاری

لو کوئی غیرت ناہید قیامت بروش
اپنا سرمایہ اعجاز سمیٹے آئی
ساز بیدار ہوئے جھانجھ نے پہلو بدلے
اور مغنی نے غزل دھیمے سروں میں چھیڑی

اے دل اندیشہ آلام نہ کر آج کی رات
ان کی چتون کے اشارے ہیں ادھر آج کی رات
دیکھنا ہے شب عشرت کی نہایت کیا ہے
بزم اٹھتی ہے کہ ہوتی ہے سحر آج کی رات
ایسے عالم میں قیامت کا نہ چھیڑو ذکر
قدر ایمان سمجھتے ہیں مگر آج کی رات
زاہدو جام پیؤ خلد کی حسرت چھوڑ دو
ساقیو ان پہ بھی احساں کی نظر آج کی رات
دل کو برماؤ ستاروں پہ کمندیں ڈالو
رقص فرماؤ باانداز دگر آج کی رات

رک گئی گیت کی لے تھم گئی پائل کی چھنک
رقص پیمانہ و مینا کی ہوئی تیاری

www.kitaabpoint.blogspot.com

اک طرف غرق مے ناب ہوئے ظل اللہ
مایہ ہوش ادھر ہار گئے درباری

اور ڈیوڑھی پہ کھڑا ایک غلام زنگی
اپنی دنیائے تصور میں کہیں کھویا گیا
آہیں بھرنے لگا امڈے ہوئے آنسو روکے
بیٹھے بیٹھے اسے کیا جانئے کیا یاد آیا

اس کے خوابوں کی سیہ چہرہ پری رہتی ہے
ارض تاریک حبش کی کسی وادی میں کہیں
اڑ کے جائے اسے سینے سے لگا لے لیکن
آج اک جنس تجارت ہے یہ انساں تو نہیں

یہ بھی دنیا ہے وہی آؤ کہیں اور چلیں
آئے تھے ہم تو اسی درد سے ڈرتے بچتے
سسکیاں گیت کی لے سے ہیں گلوگیر یہاں
گرم اشکوں میں شرابور ہیں رعنا چہرے

کون بیٹھا ہے وہ دیکھیں تو سر راہ گزر
ہے اسی شہر کا باسی کہ مسافر کوئی
اپنے وعدے کو نبھائے گی کوئی مہر نگار
کس کی رہ دیکھ رہا ہے ذرا پوچھیں تو سہی

ابوالحسن نام کا اپنا یہ وہی دوست نہ ہو

www.kitaabpoint.blogspot.com

آ نکلتا تھا جو ہر شام سر راہ گزار
جستجو دل میں کسی اجنبی مہماں کی لیے
اس کی یہ وضع معین تھی خزاں ہو کہ بہار

بھیس میں تاجر موصل کے خلیفہ ہاروں
ایک شب اس کے شبستاں میں جو آ کر ٹھہرا
کھا کے ایک روزہ خلافت کا فریب سیمیں
یہ بچارا کسی مجلس میں نظر آیا تھا
دیکھنا ظل الٰہی کی سواری آئی
راستہ چھوڑو کہ سلطان جہاں آتے ہیں
ساتھ لشکر ہے ندیموں کا خراماں بہ ادب
سر پہ طاؤس و ہما سایہ کناں آتے ہیں

دھول مٹی میں سنے کیڑو مکوڑو رستہ
بندگی پیشہ غلاموں کے گرو ہو چھٹ جاؤ
اپنی منحوس جبینوں کو چھپا لو فورا "
شاہ دوراں کی نگاہوں سے پرے ہٹ جاؤ

دور وادی میں نظر آتی ہے اونچے اونچے
سبز پریوں کے محلات کی دھندلی سی قطار
آؤ کچھ دیر وہیں چل کے ذرا ستا لیں
کچھ تو ہو خاطر درماندہ کو ساماں قرار

www.kitaabpoint.blogspot.com

شہر مسحور نہ پڑتا ہو مگر رہتے میں
جس کے بازار میں خاموش بہائم سے پڑے
ایک دن یہ سبھی انسان تھے مگر آج نہیں
کس میں ہمت ہے کہ اس سحر گراں کو توڑے

کتنے مہ پاروں کے جھرمٹ ہیں حرم کی رونق
سجتے ہیں چاند سے جسموں پہ مرصع گہنے
جمع ہیں خدمت اقدس میں نوادر کیا کیا
ظل سبحانی کی سطوت کے تو پھر کیا کہنے

چیخ کس کی یہ سر بام فلک جا پہنچی
کون برسوں کی تمنا سے لپٹ کر رویا
پہلوئے شاہ میں کس کس کا جگر گوشہ ہے
کتنی کٹیائیں اجڑ کر حرم آباد ہوا

درد خوابیدہ کی ٹیسیں بھی تو جاگ اٹھتی ہیں
عشرت روح کا ساماں نظر آتا ہے جہاں
ایک کانٹا بھی تو چبھ جاتا ہے چپکے سے کہیں
پھول نکہت بکریاں نظر آتا ہے جہاں

شہر رومان پہ چھایا ہے وہی رنگ ملال
جس سے انساں کو مفر عالم امکاں میں نہیں
سند باد آئے مگر تختی طوفاں کے ستائے

www.kitaabpoint.blogspot.com

تسمہ پاؤں کی اسیری میں دل افگار و غمیں

کس کی محفل میں یہ لے آئی ہے اب کے افتاد
بزم یاروں تو نہیں حاجب در سے پوچھیں
ہر کوئی اٹھ کے سناتا ہے کہانی اپنی
ہم بھی اس حلقے میں چل کے ذرا بیٹھیں دیکھیں
ظل سبحانی ترا مرتبہ قائم دائم
تجھ کو اللہ سلیمان کا منصب بخشے
میں بھی اس شہر کے بازاروں میں نووارد ہوں
میری باری ہے تو میری بھی حکایت سن لے

میں کسی شہر کا تاجر ہوں نہ والی نہ وزیر
نہ کسی شاہ معاصر کا جگر گوشہ ہوں
نہ کسی بادشہ زادی کی محبت کا اسیر
سر میں سودائے ریاست' نہ امارت کا جنوں

میں ہوں دہقان جو کھیتوں میں اگاتا ہے اناج
فصل پکنے پہ سمجھتا ہے کہ محبت بر آئی
یہ مگر تیرا' کہیں تیرے پیادوں کا خراج
میں جو کھلیان سے دامن لیے اٹھا خالی

آج مزدور ہوں اک تیل کے مل کا مزدور
اور اس جہد شب و روز سے پایا کیا ہے

www.kitaabpoint.blogspot.com

خود تہی دست ہوں خواجہ کے خزانے بھرپور
اب میں یہ پوچھنے آیا ہوں یہ دنیا کیا ہے

کیا مجھے پرچم کا وہ لیے آتا ہو گا
کیا تجھی ہوش میں آئے گی خلافت تیری
کیوں تری بزم ہوئی جاتی ہے درہم برہم
ظل سبحانی مری بات تو سن لی ہوتی

نرم بالو کا بچھونا ہے خنک اور مرطوب
چاند مغرب میں بہت دور کہیں جا پہنچا
سطح دجلہ پہ گفہ ہے نہ محیلہ کوئی
نوحہ خواں بوم بھی مدت ہوئی خاموش ہوا

گھنٹیاں بجتی ہیں گرد اڑتی ہے شور اٹھتا ہے
کارواں موصل و شیراز کے آتے ہوں گے
مشہد و یزد و صفاہاں کے امیروں کے سفیر
تحفے ہر ملک کے ہر دیس کے لاتے ہوں گے

یا ہلاکو کے عساکر کا ہراول ہو گا
جس نے تسخیر ممالک کے عزائم لے کر
آج بغداد کے ایوانوں کو تاکا ہو گا
اب کوئی دم میں ہوا جاتا ہے سب زیر و زبر

کیا مگر اس سے بدل جائیں گے اپنے ایام؟

www.kitaabpoint.blogspot.com

ہوں وہ مستعصم و ہاروں کہ ہلاکو کوئی
جب تک اس نہج پہ چلتا ہے زمانے کا نظام
کون کہتا ہے بدل سکتی ہے قسمت اپنی
کوئی موہوم سی اس آس پہ کب تک جی لے
ٹھہرو اب کوئی فرستادہ غیب آئے گا
آ کے توڑے گا وہ افلاس کے غم کے بندھن
پر جو مہدی کی بجائے وہ ہلاکو نکلا

ابن آدم کا جہاں درد ازل کا محور
قید غم سے کبھی آزاد بھی ہو گا کہ نہیں
حسرتیں دل میں چلے جائیں گی کب تک آخر
یہ خرابہ کبھی آباد بھی ہو گا کہ نہیں

اب تو لو پو بھی پھٹی نور کا تڑکا بھی ہوا
اور میں اب تک یہیں بیٹھا ہوں یہ عالم کیا ہے
رات کے آخری تاروں کا وداع خاموش
صبح تازہ کی ولادت کا پتا دیتا ہے

اور کسی پاس کی بستی میں موذن کوئی
اہل ایماں کو بلاتا ہے جماعت کے لیے
اس کی آواز کا یہ سحر ترنم یہ گداز
دل سے کہتا ہے یہاں سے نہ اٹھاؤ ڈیرے

www.kitaabpoint.blogspot.com

دور اک ریل کے انجن کی پریشاں سیٹی
چیخ اٹھی ہے کہ تعطیل کے دن ختم ہوئے
آج ہی رخت سفر باندھ کے جانا ہو گا
منتظر بیٹھے ہیں کرکوک میں افسر میرے

پھر وہی سر بفلک دود کشوں کی دنیا
پھر وہی تیل کے چشموں کی فضائے بو دار
پھر وہی سلسلہ جہد گراں، مزد قلیل
اور وہی محل میں خواجہ کے طلا کے انبار

اور یہ خواجہ کہیں افرنگی کہیں امریکی
جس کی صد رنگ سیاست کا طلسم سیمیں
تسمہ پا بن کے ہے مشرق کی فضاؤں پہ سوار
کب تک اس سحر کا معمول رہے گا یہ زمیں

شہر زادوں کے تخیل کا وہ بغداد کہاں
نفت و روغن کی سیاست ہے فضاؤں میں رچی
بھیس میں تیل کے تاجر کے نکل آتا ہے
اب بھی بغداد کی گلیوں میں خلیفہ کوئی

کوئی اس تاجر معصوم کے حیلے دیکھے
صاحب خانہ بنا جاتا ہے کل کا مہماں
چام کے دام چلاتے ہیں اجارے اس کے

www.kitaabpoint.blogspot.com

نام ہاروں کا ہو فیصل کا ہو زیب عنواں
اب بخارا و سمرقند کی راہوں سے کبھی
پھر یلغار نہ آئیں گے ہلاکو کے مغول
آج کی دنیا ہے لارنس و گلب کی دنیا
آج تسخیر ممالک کے ہیں کچھ اور اصول

ابروئے سام کا ادنیٰ سا اشارہ ہو اگر
قومیں بک جاتی ہیں اور تخت الٹ جاتے ہیں
عظمت دہلی و ایتھنز تو افسانہ ہوئی
ہند و یونان اسی حاتم کا دیا کھاتے ہیں

بصرہ و موصل و بغداد ہیں اس کی جاگیر
روم و مصر اس کے ہیں نجد اس کا ہے شام اس کا ہے
اس کے سکے کے طفیل ایک جہاں میں آشوب
آج بغداد کا ہاروں بھی غلام اس کا ہے

حرف ڈالر کی کرامت ہے کچھ ایسی بلوان
حرف سم سم کا فسوں گرد ہوا جاتا ہے
کچے دھاگے میں بندھی آتی ہیں سرکاریں سبھی
تیل دھرتی کی ہر اک نس سے کھنچا آتا ہے

سیل انوار سحر پھیل چلا ہر جانب
آخر شب کے دھندلکوں کا فسوں بھی ٹوٹا

www.kitaabpoint.blogspot.com

اب تو بہتر ہے کہ بستی کی طرف لوٹ چلوں
آج ہی رخت سفر باندھ کے جانا جو ہوا

دل کے الجھے ہوئے احوال کو سلجھا نہ سکے
شہر ہاروں کے یہ پر پیچ مسقف بازار
میں سرائے سے جو نکلا تو پھرا سوق بسوق
پھر بھی چھایا رہا جی پر وہی بے نام غبار
قہوہ خانے میں جو پل بھر کے لیے جا بیٹھیں
آ نکلتا ہے اک آوارہ گداؤں کا ہجوم
گونج اٹھتا ہے اک آوازہ شیبا

گھول دیتا ہے جو ہر جرعہ قہوہ میں زقوم

شہر و صحرا میں چلے جائے گی کب تک یہی بھوک
عام کب ہوں گے الہ دین کے جادو کا چراغ
کوئی شہزادہ نہ لائے گا کوئی رو طلسم
کوئی انساں کو بتائے گا کوئی راہ فراغ

اب بخارا و سمرقند کی راہوں سے نسیم
لایا کرتی ہے دم صبح بہاروں کے پیام
اور ہر پھول سے کہہ جاتی ہے چپکے چپکے

www.kitaabpoint.blogspot.com

تم بھی چاہو تو بدل سکتے ہیں گلشن کا نظام

تم کو آدم کے مقدر کے جگانے کے لیے
بابل و نینوہ کے ساحر نہ بلانے ہوں گے
مصر و بغداد کی بگڑی کے بنانے کے لیے
مصر و بغداد کے جمہور جگانے ہوں گے

ورنہ کچھ سوچ کے بھرتا ہی رہے گا آہیں
شاہی ڈیوڑھی پہ سیہ بخت غلام زنگی
اور ہر موڑ پہ آوازہ "شیئاً" للہ
ہر مسافر کے تعاقب میں رہے گا یونہی

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com

شنگھائی

شام کے گہرے سائے پھر پیغام اداسی کا لے آئے
درد جو دل میں جاگ اٹھے پھر دل بہلے کس کے بہلائے
ہوٹل کی چھت پر لیٹا ہوں جانے کیا کیا سوچ رہا ہوں
کروٹ کروٹ بات وہی ہے نیند کسی پہلو بھی نہ آئے
دیس پرایا دوست نہ بیلی حال غم دل کس سے کہوں میں
کون سمندر چیر کے آئے میری لگی کو آ کے بجھائے

پائیں باغ کے گرجا کے گھڑیال میں گیارہ بج بھی چکے ہیں
بازاروں کا شور و شغب بھی لمحہ بہ لمحہ تھمتا جائے
دریا کی پہنائی میں ایک سٹیمر کی سیٹی گونجے
کس کو خبر ہے کس منزل کو جائے ہے اور کس کو بلائے
چاند نے بھی پورب کے جھروکے میں اپنا مکھ دکھلایا ہے
چاند سے باتیں کون کرے جب درد ہی دل میں امڈا آئے

ہوٹل اب سنسان ہوا جاتا ہے مسافر سونے چلے ہیں
مجھ کو مگر اس بستر کی ایک ایک شکن ڈسنے کو آئے
بین الاقوامی بستی میں چھل پہل اب تک ہو شاید
اور کہیں اس دل کو بھی اپنے درد کا درماں مل ہی جائے

www.kitaabpoint.blogspot.com

لڑکے دیکھ مرے بستر کو دھیان میں رکھنا چوکس رہنا
سیر کا یہ بھی وقت ہے کوئی سوچ کے لڑکا بھی مسکائے

شنگھائی کے پیلے پیلے سر بفلک تاجر محلوں سے
بچتا بچاتا کہیں کہیں ساگر کی ہوا کا جھونکا آئے
بین الاقوامی بستی کی عشرت گاہیں جاگ رہی ہیں
نغمے کی اک موج کبھی تھم جائے کبھی طوفاں ہو جائے
سینماؤں کے دروازوں سے افرنگی جوڑے نکلے ہیں
ہاتھ کمر میں' پلکیں بوجھل' شانوں پر زلفیں بکھرائے

ایک کا یا بارہ کا عمل ہے
آج کی پکچر لمبی ہے
آؤ بھی مادام آؤ بھی
ایسے میں گھر کیا جاؤ گی
آدھی رات تو بیت چکی
میڈونا ہوٹل میں چلیں گے
رکشا او چینی کے بچے
رکشا لا

آج بہت پی لی ہے جانی
قدم قدم پر بہک رہی ہو

www.kitaabpoint.blogspot.com

آؤ اور قریب آ جاؤ
آدھی رات تو بیت چکی
ٹک ٹک دیکھ رہا ہے کیسے
او چینی اور مریل پلے
رکشا لا

رکشا والا مریل پلا ٹک ٹک کس کو دیکھ رہا ہے
تاجر کو جو مہمان بن کر آئے اور آقا بن جائے
رکشا قلی کو یاد ہیں شاید اب تک وہی پرانی باتیں
کیسے اک پچھم کا بیوپاری کاندھے پر بکس اٹھائے
چین دیس میں آیا تھا اور میٹھی بولی بول رہا تھا
میٹھی بولی جیسے کوئی بات بات میں شہد ملائے

اے چینی اے چینی بھائی
لے چینی افیون تو کھا

تیرے دو دوانوں کے آگے
دنیا بھر کا سر نیچا
تیرے بنا ساری دنیا میں
چوپٹ اندھیارا ہوتا

www.kitaabpoint.blogspot.com

ہم تو نرے بیوپاری ٹھہرے
ہم کو کسی سے کیا لینا
اک کوٹھی کی جگہ دلا دے
لے چینی افیون تو کھا

میڈونا ہوٹل کے اندر لوگوں کا میلہ سا لگا ہے
ساغر کھنکیں کاگ اڑے بوتل کا اور مستی چھا جائے
بال روم ساغر کھنکیں کاگ اڑے بوتل کا اور مستی چھا جائے
بال روم کے دھندلے دھندلے شیشوں میں سے جھانک رہے ہیں
سینہ بہ سینہ چہرہ بہ چہرہ مٹیالے مٹیالے سائے
ایک میز پر ایک البیلا ینکی بیٹھا ڈینگیں مارے
ایک طرف اک بڈھا ٹامی بیتے دنوں کی بات سنائے

اس بستی کا بچہ بچہ ہم لوگوں کو سجدہ کرے تھا
اس بستی میں ہم لوگوں نے لاکھوں کیا اربوں ہی کمائے
بند گارڈن کے دروازے پر یہ بورڈ لگا رہتا تھا
''کوئی بھی چینی کوئی بھی کتا باغ کے اندر آنے نہ پائے''
آج مگر اسکولوں کے لڑکے بھی ہمارے منہ آتے ہیں
کوئی مری سب دولت لے لئے بیتے دنوں کو واپس لائے
میڈونا ہوٹل کے باہر لوگوں کا میلہ سا لگا ہے
بھک منگوں کے غول کھڑے ہیں ہاتھوں کو کشکول بنائے

www.kitaabpoint.blogspot.com

ایک طرف پٹڑی کے نیچے ننگی بھوکی روگی مائیں
اونگھ رہی ہیں اندھی بہری دیواروں سے ٹیک لگائے
سڑکوں کے ایک ایک موڑ پر ننھے بچے بڈھے چینی
چیخ رہے ہیں دانت نکوسے ''کوئی سخی پیسہ دے جائے''

میڈونا ہوٹل کے باہر شنگھائی کے فٹ پاتھوں پر
آئے برس جاڑے کے دنوں میں پالا اترے جھکڑ آئے
کال کے مارے ننگے بھوکے تیس ہزار انساں ایسے میں
مر جائیں چپکے ہی چپکے' بھاگ کا لکھا کون مٹائے
صاحب شور مچا دیتے ہیں بو سے ناک پھٹی جاتی ہے
کونسل والے چیخ اٹھتے ہیں' اتنی لاشیں کون اٹھائے

رات بھی دن بھی شپ شپ شپ شپ پہیے چالیں رولر گھومیں
شنگھائی کی فیکٹریوں کی مشینوں کو نیند نہ آئے
چھن چھن چھن سونے کے سکے بنک میں جا کر گرتے ہیں
مالک کی ٹھوڑی پہ ہمیشہ ایک نئی تہہ چڑھتی جائے
چہرے کی رونق بڑھتی جائے' روز نئی تدبیریں سوجھیں
اب کے برس کچھ چال چلیں ایسی کہ منافع چوکھا آئے

فیکٹریوں میں شپ شپ شپ شپ پہیے چالیں رولر گھومیں
سولہ گھنٹے کام کرے مزدور پلک جھپکا نہ پائے

www.kitaabpoint.blogspot.com

چھن چھن چھن چھن سونے کے سکے بنک کے تھیلے بھرتے جائیں
چھ آنے کا پانے والا بات کرے اور گولی کھائے
کہیں کہیں پر دبی فریادوں کا اک مدھم ریلا
ماشینوں کے شور سے یکدم ابھرے اور بکھرتا جائے

ایک آواز

اے ساتھی یہ جالم ڈیوٹی
روج کریں پر چین نہ پائیں
کس سے اپنا حال کہیں ہم
کس کو اپنا درد سنائیں
کھون پسینے فرق نہ سمجھیں
بھاری بھر کم ملیں چلائیں
پھر بھی ہمیشہ دل میں یہ دبدھا
کل کیا پہنیں کل کیا کھائیں
پیٹ پہ پتھر باندھ کے سوئیں
فٹ پاتھوں پر عمر بتائیں

دوسری آواز

ایک ہمیں پیڑت نہیں ساتھی
ایک ہمیں دکھیارے نہیں ہیں
اور بہت ساتھی ہیں ہمارے
ہم اتنے بیچارے نہیں ہیں

www.kitaabpoint.blogspot.com

ہم دھرتی کا پوتا چیریں
کولا لوہا بھر بھر لائیں
رکشا کھینچیں ریشم کاتیں
نہریں کھودیں محل بنائیں
ہم کھیتی کو پانی دیویں
ہم کھیتی سے ان اپجائیں

پہلی آواز

ہم کھیتی کو پانی دیویں
ہم کھیتی سے ان اپجائیں
پھر کیوں اتنے سنکٹ جھیلیں
بھوک سے چھٹکارا نہ پائیں
پورب پچھم اتر دکھن
آگے پیچھے دائیں بائیں
کال کے راچھس چار کوٹ میں
گدھوں کی صورت منڈلائیں

دوسری آواز

اے ساتھی یہ بات نہ چھیڑو
بات کریں تو جیب کٹائیں

پہلی آواز

ٹک ٹک بیٹھے کب تک لیکن

www.kitaabpoint.blogspot.com

یہ انیائے دیکھے جائیں
یہ جلاد حکومت والے
ہرا پہنیں ہرا کھائیں
ہرے ساتھی ملک بدر ہوں
ہرے ساتھی جیل میں جائیں
ہرے نیتا پھانسی لٹکیں
ہرے نیتا گولی کھائیں

(دونوں آوازیں مل جاتی ہیں پھر بیسیوں آوازیں' پھر سینکڑوں)

کل جو ہوا ہے اب نہیں ہو گا
فیکٹریوں سے نکلو آؤ
رکشا موڑو ریلیں چھوڑو
بسیں گراجوں میں پہنچاؤ
اے دفتر کے بابو نکلو
پوتھی کو دریا میں بہاؤ
پڑھنا لکھنا کل پر چھوڑو
اسکولوں سے لڑکو آؤ
آج یہ بیری جانے نہ پائیں
گھیرا ڈالو ہاتھ دکھاؤ
کونگ سونگ کو گولی مارو
چیانگ کو پھانسی پر لٹکاؤ
ماؤ کی فوجیں کتنی دور ہیں

www.kitaabpoint.blogspot.com

ماؤ کی فوجوں کو بلواؤ

شنگھائی کے اسٹیشن پر بندر گہ پر بھیڑ لگی ہے
دیکھیں کب اسٹیمر چھوٹے کب دکھن کو گاڑی جائے
سڑکیں وہی ہیں اور سڑکوں کے موڑ وہی پر رفتہ رفتہ
اک شنگھائی دم توڑے اور اک شنگھائی ابھر آئے
ایک ایک انسان کے دل میں آگ کی لاٹیں جاگ رہی ہیں
ان لاٹوں کو کون دبائے اس جوالا کو کون بجھائے
یہ ریلا تو رک نہ سکے گا' یہ موجیں تو تھم نہ سکیں گی
یینی کا طوفان خروشاں بڑھتا آئے چڑھتا آئے
نوبت باجے قرنا پھونکیں ماؤ کے دہقان گوریلے
ان کی لگن کو کون خریدے ان کی قیمت کون چکائے
میداں ان کے پاؤں کی مٹی جنگل ان کو گھاس کے تنکے
دریا نالے حکم کے بندے پربت ان کو سیس نوائے

شنگھائی میں' کلکتے میں لوگوں کو پیغام سنا دو
بھوک سے ننگے فٹ پاتھوں پر اب سے کوئی مرنے نہ پائے
سائیگون میں کولمبو میں سب کے دل میں جوت جگا دو
رونے کے دن بیت چلے اب کوئی نہ دکھیا نیر بہائے
رات جہاں بلوان ہو اب تک آشاؤں کے دیپ جلا دو
اجلے دنوں کی دھندلی ریکھا اندھیاروں میں ڈوب نہ جائے

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com

مضافات

جھٹ پٹا وقت ہے بہتا ہوا دریا ٹھہرا
صبح سے شام ہوئی دل نہ ہمارا ٹھہرا

ان سے وعدہ ہے کہ اک نظم حسیں لکھوں گا
اپنی محبوبہ بے نام کی زلفوں سے طویل
اپنے مجبور ارادوں سے زیادہ بے باک
اپنی خاکستر افسردہ کے شعلوں کی دلیل
جیسے برسات کی راتوں میں لپکتا کوندا
چیر دیتا ہے گھٹا ٹوپ سیاہی کی فصیل
آج اس نظم کی تکمیل کا سودا لے کر
پھر مضافات کے کھیتوں میں نکل آیا ہوں
ریل کے پل کی سلاخوں کا سہارا لے کر
سوچتا ہوں کہ سر راہ یہیں دم لے لوں
دور وہ دھند کا بادل ہے کہ گاڑی کا دھواں
اور وہ نظم جو لکھنی ہے مگر کیا لکھوں

اپنے یاروں سے جدا ہو کے یہ عالم ہے کہ آج
دل نہیں قحط کا اجڑا ہوا ویرانہ ہے

www.kitaabpoint.blogspot.com

اب ہیں بے مہری جاناں ہی کی باتیں باقی
اب فقط برہمی زلف کا افسانہ ہے
اب نہ بغداد کی اس رات کی یاد آتی ہے
اور نہ شنگھائی پہ یلغار حریفانہ ہے

ہم نے جب وادی غربت میں قدم رکھا تھا
دور تک یاد وطن آئی تھی سمجھانے کو
پھول دامن سے لپٹتے تھے تعطر بکنار
خار بے تاب تھے ہر راہ میں بچھ جانے کو
اور اک دوست سر طنز پکار اٹھا تھا
"کوئی پتھر سے نہ مارے مرے دیوانے کو"

اور میں ایک سے اک راہ میں افتاں خیزاں
کتنے امصار و ولایات سے ہوتا جاتا ہے
کتنے ہمرنگ زمیں داموں سے بچتا بچتا
لکہ ابر گریزاں سر دشت و صحرا
شہر خوباں کے جھروکوں کا تصور باندھے
ایک دن ایسی ہی اک شام یہاں آ نکلا

کتنا خوش تھا کہ اب اس شہر کو چھوڑ آیا ہوں
جس میں آزادہ روی جرم گنی جاتی ہے

www.kitaabpoint.blogspot.com

صبح تازہ کو ہے افسردہ شعاعوں پہ غرور
رات بے نور ستاروں کی قسم کھاتی ہے
عشق سادہ کو جہاں رشتہ بپا رکھتے ہیں
عقل گستاخ کہیں راہ نہیں پاتی ہے

اب یہاں بیٹھ کے لکھیں گے محبت بھرے گیت
میرے شاعر نے کہ دل میں تھا مقید بیٹھا
پھر اسی غمزۂ مانوس سے انگڑائی لی
پھر انہی ملگجے اوراق کا دفتر کھولا
اور پھر کلک گہر بار کے اوپر جھک کر
ایک مسجود خیالی سے یہی عرض کیا

میں ترے مصر میں بک جاؤں سر راہگذر
میں ترے مصر کے بازاروں میں رسوا ہو جاؤں
تیرے اشراف مجھے توشہ ارزاں سمجھیں
میں ترے شہر میں نذر غم دنیا ہو جاؤں
مجھ کو ناکردہ گناہی کی سزا بھی منظور
کیا ہے اک بار جو معتوب زلیخا ہو جاؤں

اب مگر جانب کنعاں نہ قدم اٹھیں گے
مجھ کو معلوم ہے معمورۂ کنعاں کیا ہے

www.kitaabpoint.blogspot.com

مجھ سے پوشیدہ نہیں خاک وطن کی قیمت
معنی خار و خس و سنبل و ریحاں کیا ہے
کتنی بے مہر ہوا کرتی ہیں گھر کی یادیں
زیست میں مرحلہ شام غریباں کیا ہے

میں غم شام غریباں کا گلہ مند نہیں
زہر لگتے ہیں وطن کے در و دیوار مجھے
جانے کیا سوچ کے جنت سے نکل ایا ہوں
تہمت گندم و حوا سے ہے انکار مجھے
میری سرگشتگی عشق پہ جائے نہ کوئی
رسن و دار کا سمجھے نہ سزاوار مجھے

لیکن اس شہر کے کوچے بھی وہی کوچے ہیں
یہ نیا شہر خیالوں کا نیا شہر کہاں
ایک کانٹا ہے کہ سینے میں کھٹکتا ہے ہنوز
اک چھلاوا ہے کہیں ذہن کی قبروں میں نہاں
پھر کوئی منزل دشوار بلاتی ہے مجھے
دل کی وحشت کا ٹھکانا تو یہاں ہے نہ وہاں

ان سے وعدہ ہے کہ اک نظم حسیں لکھوں گا
لیکن افکار حسیں ذہن میں آتے ہی نہیں

www.kitaabpoint.blogspot.com

تا قلم آ کے پھسل جاتا ہے کیا کیا مصرع
سنگلاخ اتنی بھی ہوتی نہیں شعروں کی زمیں
شوق کہتا ہے کوئی دم تو اٹھا لو یہ حصار
عقل کہتی ہے وہی وشت نہ قسمت ہو کہیں

اور ادھر کوچہ و بازار کی پہنائی میں
جانے کیا شور ہے یہ شور قیامت ہی نہ ہو
عقل کہتی ہے دریچوں کے گرا دو پردے
شوق کہتا ہے نہیں دل کو ٹٹولو اٹھو
میں اسی برج میں رہتا ہوں مرا نام یہ ہے
دوستو کس کو بلاتے ہو کہو کچھ تو کہو

اس گھٹا ٹوپ اندھیرے سے بچائے گا کوئی
گل ہوئی جاتی ہیں اس برج کی ساری شمعیں
کیا ہوئے محفل انصاف و دیانت کے مغاں
آج ہم دل کی حکایت جو کہیں کس سے کہیں
اب یہ سوچا ہے کہ پتھر کے صنم پوجیں گے
تا کہ گھبرائیں تو ٹکرا بھی سکیں مر بھی سکیں

مالرو معتمد حلقہ ویگاں ہے آج
سارتر کا مہ نخشت ہے سر شام غروب

www.kitaabpoint.blogspot.com

آج لیمین کا تکیہ ہے مزاج یورپ
اور آڈن کو فقط روح مسیحی محبوب
اشروڈ آج رشی یوگ کے سادھن سیکھے
کل کا ناخوب سپنڈر کی نظر میں ہوا خوب
وقت کے ساتھ مفادات بدل جاتے ہیں
ورنہ اب بھی وہی تقدیر جہاں ہے کہ جو تھی
آج پھر جنگ کے بادل ہیں فضاؤں پہ محیط
دل پہ کلچر کے سپاہی کی سناں ہے کہ جو تھی
فاشیت تازہ عزائم کو لے اٹھی ہے
امن و انصاف کی آواز کہاں ہے کہ جو تھی

میڈرڈ اب بھی ہمہ وقت لہو روتا ہے
وادیاں بار سلونا کی ہیں زنداں اب تک
جن میں سوتے ہیں بریگیڈ کے جانباز اپنے
قرطبہ کے وہ نواحات ہیں ویراں اب تک
ان کی قبروں پہ صلیبیں نہ کوئی لوح مزار
یہ مسافر ہیں رقیب سر و ساماں اب تک
سحر ٹوٹا نہیں بابل کے خداوندوں کا
کتنے فرعون خراماں ہیں سر ساحل نیل
کتنے روما ہیں شہنشاہی نیرو میں نزار
ہمپیائی ہیں بہیمانہ تماشوں کے قتیل

www.kitaabpoint.blogspot.com

جس کے گھاؤ کی تراوش سے سمندر ہوئے سرخ
اب بھی یونان کے سینے میں ترازو ہے وہ کیل

وار سا ہے کہ سنبھلنے بھی نہیں پایا ہے
خون اب تک ہے بڈاپسٹ کے سینے سے رواں
اب بھی دلگیر ہے دیروز کی یادوں سے پراگ
اور مغرب کی طرف تکتا ہے حیراں حیراں
فاختہ لائے گی پیغام کرمس کہ عقاب
کون سی شے ہے سراپردۂ مغرب میں نہاں

کشت دہقان کو روندیں گے دبابے آ کر
گولیاں ڈھلتی ہیں گمنام سپاہی کے لیے
سر پہ طیاروں کی گھمکار سنائی دے گی
دشت و کہسار پہ چھا جائیں گی فوجوں کے پرے
جیسے محبس سے نکل آئیں سلیمان کے جن
جیسے پنڈورا کے صندق کا کھٹکا کھل جائے

ان سے وعدہ ہے کہ اک نظم حسیں لکھوں گا
پر یہ کس سمت سے آنے لگی بارود کی بو
کوریا دور ہے اتنا بھی مگر دور نہیں
کھیت اجڑتے ہیں زمیں بھنتی ہے بہتا ہے لہو

www.kitaabpoint.blogspot.com

جسم نازک سے گزر جاتا ہے جلتا سیسہ
ٹوٹ جاتا ہے بیک ضرب جوانی کا سبو

کانٹا چبھتا ہے تو رگ رگ کی خبر لاتا ہے
ایک کی مرگ سے ہوتا ہے زمانہ غمگیں
جنگ ہوتی ہے تو سنگینیں بھی چبھتی ہیں ضرور
مرنے والوں کا شمار ایک نہیں سو بھی نہیں
کوئی بیٹا ہے کہ پیارا ہے کہ بھائی ہے کہ باپ
کچھ تو ہے جس سے ہوا جاتا ہے میداں رنگیں

اور میں سوچتا ہوں امن کے ہونے تک ہیں
زندگی کے سبھی ساماں غم جاناں کے سمیت
میرا کالج مری سیریں مرے شاعر مرے گیت
میرے غنچے مری بیلیں مرے خرمن مرے کھیت
میرے چہرے مرے سپنے مری راتیں مرے چاند
میری وادی مرے دریا مرے ساحل مری ریت

پھر توجے کاروں کے ٹکراؤ سے دہلے گی زمیں
پیں ڈالیں گے نئی پود کو ٹینکوں کے خراس
یادگاروں میں بنائیں گے منارے کبھی گیٹ
آپ وہ لگ نظر آئیں گے پھر دور نہ پاس

www.kitaabpoint.blogspot.com

ایک اک گھر میں جو سیلاب بلا اڈے گا
اس کو روکیں گے نہ انعام نہ تمغے نہ کراس

میں تو چینی ہوں نہ ہنگی ہوں نہ کالا ہوں نہ لال
بس یونہی سیر کو کھیتوں میں نکل آیا ہوں
امن اک حرف سیاست ہے کہ کچھ اور بھی ہے
یہ سمجھ میں کہیں آ جائے تو آگے بھی چلوں
دور وہ گیس کا بادل ہے کہ توپوں کا دھواں
اور وہ نظم جو لکھنی ہے مگر کیا لکھوں

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com

امن کا آخری دن

آج کیوں شام کے اخبار کی ہر سرخی میں
ایک اک لفظ بنے جاتا ہے الجھے ہوئے جال
وسوسے اڈے چلے آتے ہیں بادل بادل
کلبلاتے ہیں پڑے ذہن کے گوشوں میں خیال
اب تو ہر سطر سے آنے لگی بارود کی بو
اب تو ہر صفحے سے بے کھٹکے گزرنا ہے محال

بھر شبخوں بڑھے آتے ہیں یادوں کے ہجوم
دیکھیں کیا حال بنے صبح کے ہوتے ہوتے
اتنی سوچیں ہیں کہ پہلے کبھی سوچی ہی نہ تھی
اتنے چہرے ہیں کہ پہلے کبھی دیکھے ہی نہ تھے
اب تو کابوس کی صورت ہیں رگ و پے پہ محیط
شام تک وہ جو سبھی نقش تھے دھندلے دھندلے

الف آندھی ہے کہ مغرب سے اٹھا چاہتی ہے
الف امید چراغ تہ داماں ہے ابھی
الف ایٹم ہے باغوش ہزاروں آشوب
الف آدم کہ ہے غم چاک گریباں ہے ابھی

www.kitaabpoint.blogspot.com

الف اک امن کہ جاں دی تھی تو پایا تھا اسے
الف اک اشک کہ مژگاں پہ فروزاں ہے ابھی

ب وہ بندوق کہ اک روز کہیں سر ہو گی
ب وہ بمباروں کا جھرمٹ ہے کہ بڑھتا آئے
کبھی دہقاں کے گھروندے پہ تو خرمن پہ کبھی
بے اماں برق کا کوندا ہی پڑا لہرائے
قریے قریے سے لپکتی ہوئی لاٹیں اٹھیں
بستی بستی کو شراروں سے جھلستا جائے
پ ہے پنشن کہ سپاہی کو شجاعت کے عوض
ایک پہلو میں ٹھمکتی سی بساکھی دے جائے
پ وہ پلٹن ہے کہ اڑ کر سر میداں پہنچی
پ وہ پیارے ہیں کہ میداں سے نہ واپس آئے
ت وہ تمغہ ہے کہ برسوں کی ریاضت سے ملے
اور کسی لاش کی چھاتی پہ چمکتا رہ جائے

ٹ کسی باغ جوانی کی لچکتی ٹہنی
بم کے اڑتے ہوئے ٹکڑوں سے ہے پارا پارا
بوڑھے ماں باپ کی برسوں کی دعاؤں کا ثمر
ث کسی اجنبی میدان میں دم توڑ گیا
لوٹتے قدموں سے گونجے گی نہ گھر کی دہلیز

www.kitaabpoint.blogspot.com

آپ کا لخت جگر ملک پہ قربان ہوا

ج وہ جنگ کا بازار ہے جس میں جا کر
اتنی صدیوں میں بھی انسان کی قیمت نہ بڑھی
چ وہ چاندی ہے وہ چاندی کے چمکتے سکے
جن سے دنیا کی ہر اک چیز خریدی نہ گئی
پھر بھی ہر بیس برس بعد وہی سودے ہیں
وہی تاجر ہیں وہی جنس ہے قیمت بھی وہی

ح حکایت ہے کہ ہونٹوں پہ ادھوری رہ جائے
ح وہ حسرت ہے کہ سینے کو بنا لے مدفن
خ خیالات کا ریلا ہے کہ یکسر رک جائے
دب کے رہ جائے جو خندق کے خلاؤں میں بدن
ٹینک کر دیں گے ہر اک ڈھیر کو آ کر ہموار
بے نشاں قبروں پہ آگ آئیں گے دو سال میں بن

د ہے درد سے لبریز دلوں کی دھرتی
ڈ ہے ڈولتا سینہ کبھی ڈھلکا آنسو
ذ ہے ذکر کسی دوست کا وہ ذکر جمیل
ہائے کن رفتہ بہاروں کے گلوں کی خوشبو
آج لاشوں کے تعفن میں دبی جاتی ہے

www.kitaabpoint.blogspot.com

سرد سنگینوں کے زخموں سے ابلتا ہے لہو

ر وہی ریل کی سیٹی وہی رعنا چہرا
ر وہی رات وہی اس کے بھیانک سپنے
چونک کر کون یہ بستر سے یکایک اٹھا
''میرے بچے کو خداوند سلامت رکھے''
ایک تارا کہیں ٹوٹا تھا کہیں ڈوب گیا
ڈاکیا آئے گا دو روز میں اک تار لیے

ز ہے وہ زہر کہ پھر روح میں گھل جائے گا
ز ہے وہ زخم کہ لاتا ہے خبر دل تک کی
اب بھی بستی میں بڑے پیر کا میلہ ہو گا
لہلہاتے ہوئے کھیتوں میں بہار آئے گی
پر نہ ان راہوں سے لوٹے گا بنسی والا
اب چراگاہ میں گونجیں گی نہ تانیں اس کی
س سہرا کسی دولہا کا کسی سیج کے پھول
س جلتا ہوا سینہ کسی سنگین کی دھار
س ساحر ہیں سیاست کے کہ گھر میں بیٹھے
اپنے زانو پہ لیے صبح کے سارے اخبار
سوچا کرتے ہیں یہ پڑھتے ہوئے تازہ خبریں
روئی کے بھاؤ میں ہوتا ہے چڑھاؤ کہ اتار

www.kitaabpoint.blogspot.com

اپنے اس شہر سے ہیں دور وہ میداں جن میں
ش شعلہ ہے کہ بارود کا سینہ چاٹے
کسی مسجد کا منارۂ کسی اسکول کی چھت
اک دھماکے میں سلگتا ہوا ملبہ بن جائے
کوئی کھیتی کوئی کرخانہ کوئی پل کوئی ریل
ایک دنیا ہے کہ برسوں میں بنائے نہ بنے

ص وہ صبح کہ ہر ذہن کی پہنائی میں
لا کے بو دیتی ہے نادیدہ صلیبوں کا انتظار
ض خبروں کے ضمیموں کا وہ اگلا ہوا زہر
جس سے کچھ اور ہی بڑھ جاتا ہے وحشت کا فشار
ناچنے لگتے ہیں بے تابی سے فہرستوں کے نام
آنکھیں بن جاتی ہیں روکے ہوئے اشکوں کے مزار

ط طبروق کا صحرا ہے جہاں سے اب بھی
اپنے گم گشتہ عزیزوں کی صدا آتی ہے
اس جگہ فتح کی خبریں ہیں نہ جلسے نہ جلوس
ایک صر صر ہے کہ آتی ہے گزر جاتی ہے
استخوانوں سے بھلا کس کو محبت ہو گی
یاں کوئی دوست نہ ہمدم نہ ملاقاتی ہے

www.kitaabpoint.blogspot.com

ظ ظلمات کا دریا ہے کہ طوفان بدوش
آس کی ننھی سی کشتی کو ڈبونے آئے
اور جب ظلم کی معیاد کے دن اور بڑھیں
ع وہ عشرت فردا ہے کہ عنقا ہو جائے
غ وہ غم ہے کہ جاناں سے نہ دوراں سے ہے خاص
دل مگر اس کی کسک سے نہ سنبھلنے پائے

ف ہے وہ فتح کہ کچھ لے تو گئی دے نہ سکی
ف ہے فردا کہ چھلاوے کا چھلاوا ہی رہا
ق قریہ ہے کہ اتنا بھی نہ ویراں تھا کبھی
اب نہ چولہوں سے دھواں اٹھتا ہے نیلا نیلا
اور نہ وہ کھیت نہ وہ فصلیں نہ وہ رکھوالے
ایک اک گاؤں کے چوپال میں الو بولا

ک نینوں کے کمل ک کتابی چہرے
ک کاکل ہے کہ خوشبو میں بسی رہتی تھی
اور جب دور دیسوں کے سپاہی آئے
ک کرگس نے کھلے کھیت یہ بازی جیتی
کوریا کتنے خرابوں کا پتا دیتا ہے
یہ جگہ شہر تھی یہ گاؤں تھا یہ بستی تھی

www.kitaabpoint.blogspot.com

گ گاتی ہوئی گولی ہے کہ گن سے نکلے
کسی گمنام سپاہی کا نشانہ باندھے
ایک سایہ کسی کھائی میں تڑپتا رہ جائے
اپنی برسوں کی تمناؤں کو سینے میں لیے
گ گبرو ہے کہ بائیس بہاروں میں پلے
ل لاشہ ہے کہ دو روز کے اندر سڑ جائے

م محبوب کا آغوش بھی ہے موت بھی ہے
ایک ہی وقت میں ممکن نہیں دونوں سے نبھاؤ
ن ندی کا مدھر نغمہ بھی نیپام بھی ہے
اب اسے دوست بناؤ کہ اسے دوست بناؤ
زیست اور موت میں مشکل نہیں جانبداری
سیدھی باتوں کو دلیلوں کے لبادے نہ پہناؤ
و ہے وقت کہ ہاتھوں سے ہے نکلا جاتا
واہمے دیتے ہیں آ کر در دل پر دستک
فاختہ کتنی بھی طیار و سبک سیر سہی
سینکڑوں کوس ہیں بمبار کی رفتار تلک
امن کے گیت کی لے تیز کرو تیز کرو
ساحل دور سے آنے لگی توپوں کی دھمک

www.kitaabpoint.blogspot.com

ہ وہ ہیرو ہیں کہ پھر نکلے ہیں چھپلے بن کر
بستی بستی کو ہیروشیما بنانے کے لیے
ی وہ یادیں ہیں کہ دھندلائیں نہ مٹنے پائیں
اور ہم جنگ کی دہلیز پہ پھر آ نکلے
ی وہ یوسف کہ خدا کو بھی نہ سونپے جائیں
پھر انہی اجنبی میدانوں کا رستہ لیں گے
آسماں تیرہ و تاریک ہے، تارے مغموم
چاند بادل سے نکلتے ہوئے گھبراتا ہے
شمع امید کی لو کانپ رہی ہے کب سے
دل دھواں دھار گھٹاؤں میں دبا جاتا ہے
لو کسی دور کے گرجا میں وہ گھڑیال بجا
قافلہ صبح کا آتا ہے، آتا ہے کہاں آتا ہے؟

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com

افتاد

نگاہوں کی دوری کی دشوار منزل میں تم آج سے دور تر ہو گئے ہو
شب ہجر کی اولیں منزلوں سے گریزاں مثال سحر ہو گئے ہو
تمہیں زیست کے موڑ پر آ کے ملنے کے وعدے کی معیاد تو آ چکی ہے
مگر اب تو کچھ پاؤں تھک سے چلے دور کی بات ہے شام دھندلا چکی ہے
وہ اتر کے ملکوں سے کونجیں رپہلی مسلسل مسلسل چلی آ رہی ہیں
وہ پچھم سے اڈے اندھیرے کی پرچھائیاں سرمئی پنکھ پھیلا رہی ہیں
وہ پورب میں ممیاتی بھیڑوں کے گلے کے بارے کے پہلو میں دہکا الاؤ
مگر کالے کوسوں کی دشوار منزل کہے جا رہی ہے ابھی لوٹ جاؤ

سبک چاند نے سرمئی شام کی بھاری چلمن کو سرکا کے چہرا دکھایا
اداسی کے گرداب کے دائرے اور گہرے ہوئے جانا کیا یاد آیا
فضاؤں میں کچھ جانی پہچانی شکلیں ہیولوں کی صورت کہیں تیر آئیں
کسی نے سر صبح ڈیوڑھی پہ آ کر گئی شب کی ناشاد خبریں سنائیں
بایں چاک داماں بھی کنعاں کے یوسف سندیسے گناہی کی کیا کیا نہ لائے
مگر قلعہ مصر کے اونچے برجوں کو زنہار زنہار جھکنا نہ آئے
یہ ہالی کے بیلوں کی جوڑی کے گھنگھرو جھناجھن جھناجھن بجے جا رہے ہیں
کہ یادوں کی ویران راہوں سے پھر دوستوں کے وہی قافلے آ رہے ہیں

شب ماہ میں گھومتے گھامتے شعر سنتے سناتے سحر کرنے والے

www.kitaabpoint.blogspot.com

وہ سر مست و آوارہ احباب اپنے وہ سپنوں کے لو بھی امنگوں کے پالے
کسی ساحل بحر ذخار کی سیپیاں چنتے چنتے کہاں کھو گئے ہیں
کہ ان کی اجنبیوں کے روشن چراغوں کی یادوں کے شعلے بھی مدھم ہوئے ہیں
ارے اونچے اونچے حریموں کے اوپر سے پرواز کرتے ہیں پرندوں کی ڈارو
سنو تو سہی کوئی دم کہ ہمیں ساتھ لے جاؤ ان دوستوں میں اتارو
مگر گاؤں کے جھونپڑوں کا دھواں ہے جس میں رنگ شفق تھوڑا سنولا رہا ہے
نگاہوں کی دوری کے پردے کی مانند دیوار محکم بنا رہا ہے

مرے دل کے روشن جھروکے سے جھانکا ہے پھر ایک معصوم و شاداب چہرا
تصور مجھے تیرے مجبور جلووں کا خاموش پیغام دیتا رہے گا
اسے اپنی وحشت کی افتاد سمجھیں کہ پندار مجبور کی بے نیازی
بہت دن بساط جہاں پر رہے پر یہ نردیں نہ چھوئیں یہ کھیلی نہ بازی
رفیقوں نے اپنے مصاحب جہاں میں ولایات جیتی ہیں میدان مارے
مگر ہم تو ان سے بچھڑ کے لڑائی کے پہلے ہی میداں میں اپنے سے ہارے
کوئی آشنا سی خلش پھر بھی مجبور کرتی ہے بولو نہ بولو
کہیں سے بوئے دوست آنے لگی ہے ذرا من کی ڈیوڑھی کی کنڈی تو کھولو
بہت زور کی بات ہے سرد راتوں میں اندھے چراغوں کے سایوں میں لپٹے کتابوں کے قصوں
کے جنوں سے دنیا زمانے کے اسرار پوچھے تھے ہم نے
سنا تھا ہماری ہی رہ تک رہی ہیں تُھتر کی پریاں سراپے سنوارے
مگر کوئی اپنے بلائے نہ بولا بہت نام لے لے کے ہم تو پکارے
کسی خضر فرخندہ صورت نے ہم کو نہ زنبیل بخشی نہ جادو سکھایا
ہمیں تو زمانے کے کوہ ندا سے یہی ایک پیغام سننے میں آیا

www.kitaabpoint.blogspot.com

''نہ سینے سے آہوں کے بادل اٹھاؤ نہ آنکھوں سے اشکوں کے خوشے اگاؤ
جو محنت کرو اس کی اجرت بھی مانگو جو کھیتی کو جوتا ہے روٹی بھی کھاؤ''
مگر آنے والے زمانے کے مرسَل جو آئے تو با صد کرامات آئے
پرانے صحیفوں کے احکام عشرہ کو منسوخ کرکے نئے حکم لائے
کتابوں کے پیچیدہ لفظوں کا جادو بھی دھرتی کے بیٹوں کے سر چڑھ کے بولا
نئے ہادیوں نے نئے منبروں سے نئے آدمی پر نیا بھید کھولا
سر طاقِ چرخِ چہارم کے اوپر دبیرِ ازل کے نوشتے دھرے ہیں
کہ جن میں بشر کے مقدر کے اعراب و اوقاف تک مرتسم ہو چکے ہیں
جو چھوٹا ہے تحقیق چھوٹا رہے گا بڑے ہی کے مقسوم میں ہے بڑائی
یہ کاوہ ہے باغی ابوذرا فسادی یہ مزدکے کافر یہ لینن قسائی

اجالے کے مناد سورج کی رفتار تاروں سے یا کہکشاں سے چھپی ہے
تو پھر آج کی شام کیوں آنے والے سویرے کے وعدوں کو بھولی ہوئی ہے
اجالے اندھیرے کے طناز تاگے طلسمات کیا کیا بنے جا رہے ہیں
نئے بندی خانوں کی باڑو کے کانٹوں میں وحشی خیالوں کی الجھا رہے ہیں
یونہی شب کے پہلے پہر کے مسافر بہر گام تازہ غزل گانے والے
سلاسل کے لوہے کی سنگین صلابت کو شبتاں پہ پگھلانے والے
زمانے نے گیلی غلاموں سے اب تک ہزاروں برس فاصلہ طے کیا ہے
ہر اک گام پر یہ مسافر نے دیکھا کوئی بیسٹل راہ روکے کھڑا ہے
زمیں زادگاں پر زمیں زادگاں نے کبھی تیر چھوڑا کبھی دام پھینکا
کبھی شہر و قریہ کو بلن بنایا کبھی کشت و گلشن پہ نیپام پھینکا
کبھی اپنے طرار بمبار بھیجے کبھی اپنی جرار فوجیں بڑھائیں

www.kitaabpoint.blogspot.com

کبھی ٹینک در ٹینک چڑھ آئے ظالم مگر ایسے حق بات رکتی ہے سائیں؟
کسی نے کہا اب اڑن چھتریوں سے قلم کے جیالے سپاہی اتارو
چلو چل کے مطلب کے میدان دیکھو چلو کچے ذہنوں پہ شبخون مارو
فسانے بنو یہ نیا آدمی غاصبوں کے ہے کھل کھیلنے کا بہانہ
کسی نے بہائم کے باڑے کا باسی کسی نے خداوند ناکام جانا

نیا آدمی بوڑھے آدمی کا بیٹا کہاں تک بھلا خود کو حیران کرتا
سر بام چرخ چہارم بھی پہنچا سر بال جبریل طیران کرتا
اسیر ازل نے دبیر ازل کے نوشتوں کی محفوظ تحریر بدلی
یہ بے باک و گستاخ و کافر تو ٹھہرا مگر ارض اسفل کی تقدیر بدلی
کبھی ہوانگ ہو کے خروشاں بہاؤ کے تسخیر کرنے کو پشتے بنائے
کبھی آمو دریا کی پہنائی چیرے تو دشتوں کو فصلوں کے مژدے سنائے
ملوں کی مشینوں کے جائے یہ مزدور دھرتی کے کھیتوں کے بیٹے یہ ہالی
ہوئے تاشقند و بخارا کے سلطاں بنے کیمٹن اور ملڈن کے والی

ہمیں بھی ہوس تھی کہ آورش کے محل ایسے بنائیں کہ ڈھائے نہ جائیں
سر عشق میں بے ستوں کوئی کاٹیں جنوں کو کسی نجد میں آزمائیں
کسی بحر میں لے کے نکلیں سفینہ تو پہنائے پاتال تک گھوم آئیں
وہ ہیروں کی وادی وہ مونگوں کے ٹاپو کہاں ہیں چلو ہمتیں آزمائیں
جو کنگال ہیں ان کو دھرتی کی دولت عنایت کریں مسندوں پر بٹھائیں
جو مزدور ہیں ان کو محنت کا حاصل جو دہقان ہیں ان کو کھیتی دلائیں
جو ناکام ہوں تو غزل خواں غزل خواں بڑھیں بہر پاداش بے خوف ہو کر

www.kitaabpoint.blogspot.com

مریں تو مریں مثل گبریل پیریٰ جئیں تو جہاں میں دمتروف ہو کر

مگر دوستو دوستو ہم جہاں سے چلے تھے ابھی تک وہیں ہیں
وہ آورش کے محل تو ڈھا چکےٗ ان کے کھنڈرات میں غول بن کے مکیں ہیں
وہ پہلے سا وحشت کا عالم کہاں ہے ابھی سے یہ محسوس ہونے لگا ہے
افق سے افق تک بڑی منزلیں ہیں کراں سے کراں تک بڑا فاصلہ ہے
بہت جی میں آتی ہے یاروں سے کہہ دیں ہمیں بھی پکارو ہمیں بھی بلاؤ
مگر کالے کوسوں کی دشوار منزل کہے جا رہی ہے ابھی لوٹ جاؤ
گدائی میں ہم شہر کنعاں کے سخیوں کے محلوں کے دیوار و در چوم آئے
جو سچ پوچھو اس میں بڑی عافیت ہے مگر قلعہ مصر کو کون ڈھائے

ہمیں گرد بن کر پس کارواں دھندلے دھندلے سے قدموں پہ جمتے رہیں گے
ہمیں راستے کے ہر اک موڑ پر اک نہ اک عذر پر یونہی تھمتے رہیں گے
مگر دور کی منزلوں کی یہ راہیں تو ویران اب تک ہوئی ہیں نہ ہوں گی
جری شہسواروں کے گھوڑوں کی ٹاپوں سے انجان اب تک ہوئی ہیں نہ ہوں گی
سمجھتے ہیں ہم آنے والا زمانا تمہارا ہے لوگو ہمارا نہیں ہے
مگر اپنے پاؤں کہ تھک سے گئےٗ ان میں اور آگے بڑھنے کا یارا نہیں ہے
یہی راستہ ہے رکے تو گئےٗ رات لمبی ہو یا بات لمبی ہو جاؤ
وہ پورب میں ممیاتی بھیڑوں کے گلے کے باڑے کے پہلو میں دہکا الاؤ

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com

کوجے

پھر کوجے میں گولی برسی' پھر کوجے میں جنگ ہوئی
پھر سرخوں نے سازش کرکے ہنسا کا پرچار کیا
گود میں آزادی کی ہمک کر آنے سے انکار کیا
اپنے باغی راگ الاپے' سرخ سرخ جھنڈے لہرائے
سارے بندی ایکا کرکے نکلے اور مل کر چلائے
ہم کو ہمارے حال پہ چھوڑو اجنبیو اس دیس سے جاؤ
نگر نگر کو بندی خانہ کھیت کھیت مرگھٹ نہ بناؤ
ان کی باغی للکاروں سے وادی وادی گونج اٹھی
پھر کوجے میں گولی برسی پھر کوجے میں جنگ ہوئی

ہم نے انہیں کتنا سمجھایا روس کی چالیں ہیں کیا کیا
ہم لوگوں کو سات سمندر پار سے کیونکر آنا پڑا
پر وہ ہماری انسانی ہمدردی کے قائل نہ ہوئے
جبری مزدوری سے بچ کر آنے پر مائل نہ ہوئے
آخر ہم ٹینکوں کے دستے' طیاروں کے بیڑے لائے
جمہوری توپوں سے دنا دن گولے پھینکے بم برسائے
سو دو سو وہیں ایک باڑھ میں ڈھیر ہوئے کروٹ بھی نہ لی
جب کوجے میں گولی برسی جب کوجے میں جنگ ہوئی

www.kitaabpoint.blogspot.com

اس پر بھی سرخوں کے ارادے باغی کے باغی ہی رہے
بلکہ اب تو سرخ پھریرے اور بھی اونچے اڑنے لگے
باغیوں کے گیتوں کی تانیں شعلے سے برسانے لگے
شام و سحر اس کیمپ سے باہر گرم ہوائیں آنے لگیں
ان لوگوں کو گالی جھڑکی کھانا تک منظور نہ تھا
اپنے جسموں پر نعرے گدوانا تک منظور نہ تھا
خون ہمارا پھر کھول اٹھا' پھر سوئی غیرت جاگی
پھر کوجے میں گولی برسی' پھر کوجے میں جنگ ہوئی

کہیں پتھر کہیں بانس کی لاٹھی' کہیں چاقو تھا کہیں بھالا
ان لوگوں کے پاس لڑائی کا کیا کیا سامان نہ تھا
اسی عالم میں حملہ کرنے پلٹن کی پلٹن اُمڈی
امریکی جانوں کی ان کو ذرہ بھر پروا نہ ہوئی
ہم تنہا' اور پاس ہمارے یہی ٹینک یہی طیارے
اس پر بھی ہم لوگ نہ کچھ گھبرائے نہ کچھ ہمت ہارے
ایک طرف تھے کیمپ کے باسی ایک طرف ہم پردیسی
جب کوجے میں گولی برسی جب کوجے میں جنگ ہوئی

کہنے کو اس کیمپ میں چھ سو لنگڑے اور اپاہج تھے
لڑنے میں پر یہی لوگ تھے دوسروں سے آگے آگے

www.kitaabpoint.blogspot.com

گھٹنوں اور ہاتھوں پہ اچکتے بڑھتے تھے ظالم وحشی
ایک ایک کے ہاتھ میں تھی لکڑی کی بھیانک بیساکھی
ہم لوگوں کے پاس تو جو ہتھیار تھے ہم نے کہہ ہی دیا
اس پر بھی اس جنگ میں ہم لوگوں ہی کا پلہ جھکا رہا
اسی نوے وہی مرے اور ایک ہمارا امریکی
جب کوجے میں گولی برسی جب کوجے میں جنگ ہوئی

امن کا ساتھ دیا ہے امن کا ساتھ سدا دیں گے
چاہے ہمیں اس امن کی خاطر تیسری جنگ بھی لڑنی پڑے
امن کی اور کسے خواہش ہے آزادی کی کس کو طلب
ایٹم بم نیپام کے گولے جو مانگو تیار ہے سب
پہنچے گا ابھی ان کی بدولت دور دور تک امن کا نام
کوریا میں لڑنے والے امریکی جانبازوں کو سلام
تاریخوں میں نام رہے گا دنیا کبھی نہ بھولے گی
کیوں کوجے میں گولی برسی کیوں کوجے میں جنگ ہوئی

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com

کوریا کی خبریں

آج امریکہ کے بمباروں نے بمباری کی
بند یالو کا تیہ کرکے بال آخر چھوڑا
نیم شب گنجے اڈیٹر کو جماہی آئی
ایک کالم میں کہیں اس کو بھی اس نے جوڑا
عید مسعود کے پیغاموں کے تھوڑا نیچے
اور اسی شام کو اخبار وہ باسی بھی ہوا

اور یالو کے بڑے بند کی بجلی گاہیں
ایک جھلسے سے خرابے کے سوا کچھ نہ رہیں
کف اڑاتی ہوئی یکبارگی لپکیں موجیں
آہن و سنگ کی دیواریں جو تیورا کے گریں
اور اس رات کہیں نور تہ تقسیم ہوا
کارخانوں کی وہ دیو زاد مشینیں نہ چلیں

اتنے برسوں نئے انسان نے پتھر ڈھوئے
تب کہیں ساحل یالو کا یہ پشتہ ابھرا
دور کی مل کے مچلتے ہوئے پہیے گھومے
دور کے شہر کی شہراہ کا چہرہ چمکا

www.kitaabpoint.blogspot.com

اور امریکہ کے بمباروں کی اک ٹکڑی نے
ایک ساعت میں اسے نیست و نابود کیا

اپنے اس ملک سے وہ پیار ہے ہم کو کہ ادھر
دوسرے ملک کا کوا بھی نہ آنے پائے
اور اک دیس میں جب وحشی ہنوں کے لشکر
موت کے تحفے غلامی کے سندیسے لائے
ہم نے ان لوگوں کی نصرت کی دعائیں مانگیں
ہم نے ان لوگوں کی عظمت کے قصیدے گائے

یاں نہ شعلوں کی تپک اور نہ توپوں کی شلک
یالو دریا ہے بہت دور بہت دور کہیں
پھر بھی اک بات ہے انسان سے حیوان تلک
جس کا اس حال مشکل ہی سے آئے گا یقیں
اب کہ یالو کے بڑے بند کی بجلی گاہیں
ایک جھلسے سے خرابے کے سوا کچھ بھی نہیں

کوریا میں سے لڑائی کی نئی سالگرہ
آج اس جنگ کے آغاز کو دو سال ہوئے
پڑھنے والے نے کنکھیوں ہی سے اس کو دیکھا
اور اخبار کے دو چار الٹ کر صفحے

www.kitaabpoint.blogspot.com

اب کے شہزادہ علی کس سے کریں گے شادی
ایک مضمون کو پڑھنے لگا بے تابی سے

جیسے یہ سالگرہ عید عزیزاں ہی تو ہو
جیسے کچھ دیر میں لاتے ہوں سجیلے مہماں
ایک ننھے سے حسیں چاند کی دلجوئی کو
نکہت و رنگ و لطافت میں بسے خواں گراں
شور تبریک میں تحفوں کے کھلیں گے دھاگے
اور ہر شے پہ مچل جائے گا وہ جان جہاں

اور یہ جشن یہی سالگرہ دور کہیں
ایک وادی میں سے گزری ہے جو چپکے چپکے
کوئی صحرا کا چھلاوا کسی لاشے کے قریں
کس کے ہونٹوں کی حلاوت کے پرانے قصے
ایک لمحے کو سناتے ہوئے رک جاتا ہے
اور کہتا ہے کہ اس بات کو دو سال ہوئے
دور کے دیس سے آتے ہیں سجیلے مہماں
کوریا کے لیے تحفے میں کھلونے لے کر
یہ ہیں بمبار یہ نیلا سا ہے یو این کا نشاں
یہ رہے ٹینک یہ توپیں یہ جیالے لشکر
یہ رہی موت یہ ویرانی یہ بندی خانے

www.kitaabpoint.blogspot.com

تجھ سے کیا چیز ہے اے جان برادر بہتر

دشت ویراں میں کسی غول بیاباں کی طرح
قافلے کوریا والوں کے بھٹکتے نکلے
کون منزل ہے کہاں پہنچیں کے بھٹکے راہی
آپ کٹ جائیں گے اس راہ کے کٹتے کٹتے
درد کی رات ہے لمبی شب ہجراں کی طرح
جس میں مہتاب کی مشعل ہے نہ تاروں کے دیے

سطح کاغذ پہ سیاہی نے چنی ہے افشاں
ملگجے ملگجے صفحوں پہ یہ بے جاں سی سطور
کتنی گودوں کے اجڑنے کا بنی ہیں عنواں
کتنی مانگوں سے دھلاتی ہیں رسیلا سیندور
کتنے کھیتوں میں اگاتی ہیں پر آشوب دھواں
کتنے میدانوں میں قبروں کی قطاریں بھرپور
ریڈیو شام کا لاتا ہے شپاشپ خبریں
ہر نئی صبح چلا آتا ہے تازہ اخبار
آج تو گاؤں تجو کا بھی یاد آیا زد میں
اب تو اک جھلسا خرابہ ہے وہ خستہ مسمار
آج نیپام نے جھلسا دی ہے کشت دہقاں
آج زندوں کے لیے کھودے ہیں زندوں نے قرار

www.kitaabpoint.blogspot.com

بحثیں ہوتی ہیں بھرے کیفوں میں ایوانوں میں
کون اس جنگ میں مجرم ہے یہ کس کو معلوم
کون سے ملک کی سرحد ہے کہاں کیا جانیں
کوریا والے کہ امریکی ہیں اس میں مظلوم
کیوں عبث جی کے جلانے کو تم اخبار پڑھو
ایک ہم زندہ حقیقت ہیں یہ باقی موہوم

زخمی بچوں کی کراہوں میں ترنم ہے نہ لوچ
ننگی نرسوں کی نگاہوں میں نہ رس ہے نہ مٹھاس
جھلسے کھیتوں کے نظارے سے تو پھلتی نہیں سوچ
سونے شہروں نے تو پہنا ہے اداسی کا لباس
پھر وہ کچھ لوگ سجانے چلے ایوان غزل
کوئی مضمون ہی نہیں شاعر مجبور کے پاس
آج یالو ہے توکل اور بھی پشتہ کوئی
اب سنجو ہے توکل اور بھی قریے ہوں گے
آج پورب کے خرابوں میں ہے اترا کوئی
کل یہ کرگس سبھی اطراف میں پھیلے ہوں گے
آج کے روز جو یہ بات نہ سمجھا کوئی
آنے والے ہیں جو ایام وہ کیسے ہوں گے؟

◆◆◆

www.kitaabpoint.blogspot.com